https://ataunnabi.blogspot.com/



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# مَنَاهِلُ الصَّلٰوةِ

## لِسَيِّدِ السَّادَاتِ

(درود شریف کے موسلا دھار بادل سید السادات ﷺ کے لیے)

تالیف


شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ



ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

0301-6002250 -- 0303-4367413


Islam The World Religion

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## :- ضابطہ :-

نام کتاب : مَنَاهِلُ الصَّلٰوۃِ لِسَیِّدِ السَّادَاتِ
مصنف : پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
کمپوزنگ : طارق سعید قادری 0301-6002250
صفحات : 80
بارِاول 1432ھ : تعداد-1,000
ناشر رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

☆..............................☆..............................☆

## فہرستِ مضامین

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ | ۱ | اہلِ اسلام کی پہچان | ۳ |
| ☆ | ۲۔باب اول : | قرآنِ مجید میں درود شریف پڑھنے کا حکم | ۴ |
| ☆ | ۳۔باب دوم : | فضائل درود پر احادیث | ۱۴ |
| ☆ | ۴۔باب سوم : | درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں | ۴۳ |
| ☆ | ۵۔باب چہارم : | درود شریف پڑھنے کے مواقع | ۴۷ |
| ☆ | ۶۔باب پنجم : | صلوٰۃ وسلام کے صیغے | ۶۵ |

☆..............................☆

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

Islam The World Religion

https://ataunnabi.blogspot.com/



بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# اہلِ اسلام کی پہچان

اس بات پر پوری امت کا اجماع اور اتفاق ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کثرت سے پڑھنا مستحب، نہایت پسندیدہ اور مسلمانوں کی راحت ہے۔ حضرت علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَ مَا زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ فَمَنۡدُوۡبٌ وَ مُرَغَّبٌ فِيۡهِ مِنۡ سُنَنِ الۡاِسۡلَامِ ، وَ شِعَارِ اَهۡلِهٖ یعنی زیادہ درود شریف پڑھنا مستحب، مرغوب، مسلمانوں کا طریقہ اور اہلِ اسلام کا شعار ہے (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۶۹۳)۔

درود شریف اذان کے ساتھ بھی پڑھنے کا حکم ہے، نماز میں بھی پڑھنے کا حکم ہے، نمازِ جنازہ میں بھی پڑھنے کا حکم ہے، مسجد میں جاتے اور نکلتے وقت بھی پڑھنے کا حکم ہے، اپنے خالی گھر میں داخل ہوتے بھی پڑھنے کا حکم ہے، ہر محفل میں پڑھنے کا حکم ہے۔ ہر دعا کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے حتیٰ کہ ہر وقت درود پڑھنا تجویز کیا گیا ہے۔

اللہ کریم جل شانہ اور اس کے تمام فرشتے علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی ہر وقت حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہے ہیں تو پھر ہم کیوں سستی کریں اور کیوں نہ ہمہ تن و ہمہ روح متوجہ ہو کر اس سرالاسرار پر کثرت سے درود شریف پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرۡضٰي وَ عَلٰی آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلِّمۡ۔

ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب فقیہ اعظم حضرت محمد قاسم مشوری قدس سرہ الاقدس فرمایا کرتے تھے کہ: درود شریف اور لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ الاية دو ایسے وظیفے ہیں کہ اگر بے دھیانی سے بھی پڑھے جائیں تو قبول ہو جاتے ہیں۔

درود شریف کا حکم قرآنِ مجید میں موجود ہے، حدیث کی ہر کتاب میں باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہے، فقہ کی کتابوں میں نماز کے ضمن میں اسکے مستقل احکام درج ہیں، ہر دور میں علماء و مشائخ علیہم الرحمۃ اس موضوع پر کتابیں لکھتے رہے ہیں، سب کو اللہ کریم جزائے خیر عطا فرمائے اور انکے درجات بلند ہوں۔ فقیر نے بھی انکی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے، میں کوئی چیز نہیں، وہی سب کچھ ہیں۔ جدید دور کی ضروریات کے مطابق فقیر نے احادیث کی تخریج بھی کی ہے اور صحت بھی بیان کر دی ہے اور کچھ ضروری نکات اور توضیحات کی طرف بھی خصوصی توجہ دی ہے۔

Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



باب اول:

# قرآن مجید میں درود شریف پڑھنے کا حکم

اللہ کریم جل شانہ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً یعنی بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود و سلام اچھے طریقے سے بھیجو (احزاب:۵۶)۔

## صلوٰۃ کے لفظی معنی

صلوٰۃ کے لفظی معنی رحمت اور دعا کے ہیں (المنجد صفحہ ۵۶۵)۔

مفردات الفاظِ القرآن میں ہے: قَالَ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ اللُّغَۃِ ھِیَ الدُّعَاءُ وَالتَّبْرِیْکُ وَالتَّمْجِیْدُ یعنی بے شمار اہلِ لغت نے کہا ہے کہ صلوٰۃ سے مراد دُعا، تبریک اور تمجید ہے (مفرداتِ راغب صفحہ ۲۹۳)۔

## شرعی معنی

اللہ کے اپنے نبی پر صلوٰۃ بھیجنے سے مراد رحمت کرنا ہے اور بندوں کے صلوٰۃ بھیجنے سے مراد دُعا کرنا ہے (بغوی جلد ۳ صفحہ ۵۸۲، احکام القرآن جلد ۳ صفحہ ۳۷۰، خازن جلد ۳ صفحہ ۵۱۰، مظہری جلد ۷ صفحہ ۳۷۴ بلکہ تمام مفسرین نے تقریباً یہی بات لکھی ہے)۔

مطالع المسرات میں ہے: یُصَلُّوْنَ اَیْ یَعْطِفُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعْطِفُ بِرَحْمَتِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَعْطِفُوْنَ بِاسْتِغْفَارِھِمْ یعنی یُصَلُّوْنَ سے مراد محبت کے ساتھ میلان ہے۔ اللہ کا میلان رحمت ہے اور فرشتوں کا میلان استغفار ہے (مطالع المسرات صفحہ ۲۱)۔

بیضاوی میں ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یَعْتَنُوْنَ بِاِظْھَارِ شَرَفِہٖ وَتَعْظِیْمِ شَانِہٖ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اعْتَنُوْا اَیْضاً فَاِنَّکُمْ اَوْلٰی بِذٰلِکَ یعنی بیشک اللہ اور اسکے فرشتے آپ کی فضیلت کا اظہار اور شان و تعظیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اسی بات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کا اہتمام کرو، تم تو اس چیز کے زیادہ حقدار ہو (تفسیر بیضاوی جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)۔

حضرت ابو العالیہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صَلٰوۃُ اللّٰہِ ثَنَاءُہٗ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلَائِکَۃِ وَصَلٰوۃُ الْمَلَائِکَۃِ الدُّعَآءُ یعنی اللہ کی صلوٰۃ سے مراد فرشتوں کے سامنے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی ہے اور فرشتوں کی صلوٰۃ سے مراد دُعا ہے (بخاری کتاب التفسیر باب قولہ: اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ)۔

مطالع المسرات میں ہے: اللہ کی صلوٰۃ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء اور عظمت کا بیان ہے اور فرشتوں اور دوسروں کی صلوٰۃ سے مراد اللہ سے اسی چیز میں مزید اضافہ کرنے کی دعا ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلوٰۃ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے خیر خواہی کرنا ہے۔ اس معنی کو امام غزالی اور زرکشی نے پسند کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ قدرِ مشترک ہے (مطالع المسرات صفحہ ۲۵)۔

حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکریم ہے (خزائن العرفان صفحہ ۶۷۹)۔

آپ نے دیکھا کہ ان تمام عبارات میں درود شریف کے ساتھ ثناء، محبت، شان، تعظیم، شرف، عطف (جھکاؤ) جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جیسی صلوٰۃ بھیجنے والے کی شان ہوگی ویسے ہی صلوٰۃ کے معنی ہوں گے۔ لیکن شرف و تعظیم کا لحاظ واعتناء اللہ، فرشتوں اور مومنین کی صلوٰۃ میں مشترک طور پر موجود ہے اور یہی درود شریف کا شرعی معنی ہے۔

لہٰذا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا ہی وہ منبع ومرکز ہے جہاں سے کثرتِ درود کے علاوہ نعت خوانی، اشعار میں صلوٰۃ وسلام اور محافلِ میلاد وقیام کو بنیاد ملتی ہے۔ یہی وہ تعظیم ومحبت ہے جسکی وجہ سے ایک عاشق پروانہ وار گنبدِ خضراء کی طرف لپکتا ہے۔ اسی صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کا عکس آپ کو اس حدیث شریف میں ملے گا کہ: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اسکے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں'' (مسلم حدیث:۱۶۹، بخاری حدیث:۱۳، نسائی حدیث:۵۰۱۳، ۵۰۱۴، ابن ماجہ حدیث:۶۷)۔

## خاص اہمیت اور خاص اہتمام

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: محمدِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا افضل ترین نفلی عبادت ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود درود شریف بھیجا ہے اور اسکے فرشتوں نے بھی، پھر اسکے بعد مومنین کو اس کا حکم دیا ہے، وَ سَائِرُ الْعِبَادَاتِ لَیْسَ کَذٰلِکَ باقی تمام عبادات کی یہ صورتِ حال نہیں ہے (تفسیر قرطبی جلد۱۴ صفحہ۲۰۹)۔

علامہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: درود شریف تمام عبادات سے افضل ہے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو باقی عبادات کا حکم دیا ہے مگر درود شریف پہلے خود بھیجا، پھر فرشتوں کو اسکا حکم دیا اور پھر مومنین کو اس کا حکم دیا (مطالع المسرات:۲۲۔۲۱)۔

اللہ اور اس کے فرشتوں کے درود پڑھنے کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ مخالفین، اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلالتِ شان اور رفعتِ ذکر میں کیا رخنہ اندازی کر سکیں گے؟ جبکہ خود اللہ جو مسبب الاسباب ہے اور اس کے فرشتے جو اس نظامِ کائنات کو چلانے پر سبب کے طور پر مامور ہیں، سب کے سب مل کر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمہ وقت درود بھیجنے میں مصروف ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

## درود شریف کا مقصود حصولِ قربِ الٰہی کا ذریعہ

درود شریف کا مقصود و مطلوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب ہے جو قربِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



الٰہی کا اقرب ترین وسیلہ اور ذریعہ ہے اور قرب الٰہی ہی مومن کا مقصود و مطلوب ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اَلْمَقْصُوْدُ بِالصَّلٰوۃِ'' کی سرخی قائم فرماتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: صلوٰۃ سے مقصود اللہ کا حکم مان کر اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کرنا ہے۔ ہماری صلوٰۃ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کرنے کے لیے نہیں ہے۔ ہم کہاں اور حضور کہاں۔ دراصل حضور کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ان سے بڑھ کر کسی احسان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم ان احسانات کا کچھ بدلہ تو دے نہیں سکتے البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی بارگاہ میں درود کے نذرانے پیش کرنے کی راہ دکھائی ہے۔ درود شریف پڑھنے کا فائدہ خود پڑھنے والے کو ہی پہنچتا ہے اور وہ درحقیقت اپنی ذات کے لیے ہی دعا کرتا ہے۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ درود شریف کا فائدہ اس کے پڑھنے والے کو پہنچتا ہے۔ اس لیے کہ درود پڑھنے میں سچے عقیدے، خلوصِ نیت، محبت و اطاعت اور ادب و احترام کی جھلک موجود ہوتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر محبت میں ڈوب کر حقِ غلامی کی ادائیگی اور توقیر و تعظیم کی خاطر درود بھیجنا ایمان کا اعلیٰ ترین شعبہ ہے۔ درود شریف حضور کی نوازشات کا شکرانہ ہے۔ آپ کی عنایات کا شکر ہم پر واجب ہے۔ آپ جہنم سے ہماری خلاصی اور جنت میں دخول کا ذریعہ ہیں، کامیابی کا آسان راستہ، سعادت کے تمام دروازوں کی کشاد اور بغیر کسی حجاب کے عظیم مراتب اور اعلیٰ مناقب کے وصول کا ذریعہ ہیں۔ بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں انکے نفسوں میں سے ہی عالی شان رسول کو بھیجا لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ آیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ (القول البدیع صفحہ ۳۴۔۳۵)۔

## حصولِ شفاعت کا ذریعہ

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نہایت زبردست بات فرمائی ہے، لکھتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہیں: اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ امت کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس درود شریف کی صورت میں کچھ خدمت گزاری پہنچ جائے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت پر احسانِ شفاعت اس کا بدلہ بن سکے، لہٰذا اللہ کریم نے لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کا حکم دیا أَرَادَ أَنْ تَكُوْنَ لِلْأُمَّةِ عِنْدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ خِدْمَةٍ الخ (تفسیر قشیری ۶/۲۷۸)۔

## تعظیمِ حبیب کثرتِ درود کا سبب ہے

حضرت مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: كَثْرَةُ الصَّلٰوةِ مُنْبَئَةٌ عَنِ التَّعْظِيْمِ الْمُقْتَضِيْ لِلْمُتَابَعَةِ النَّاشِئَةِ عَنِ الْمَحَبَّةِ الْكَامِلَةِ الْمُرَتَّبَةِ عَلَيْهَا مَحَبَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ تَعَالٰى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ یعنی کثرت سے درود شریف پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ہے۔ تعظیم اور محبتِ کاملہ ہی اتباع کا تقاضا کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر ہی اللہ تعالیٰ کی محبت مرتب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف کرے گا (مرقاۃ:۲/۳۴۰)۔

## سیاق وسباق اور شانِ نزول

یہ آیت کفار کی ایذا رسانی کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت وسکون کی فراہمی کے لیے نازل فرمائی۔ اس آیت سے پہلے ایذا سے منع کرنے کے الفاظ ہیں: وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ یعنی تمہیں زیب نہیں دیتا کہ اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاؤ۔ اور اس آیت کے بعد بھی ایذا دینے والوں پر لعنت کی گئی ہے: اَلَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا میں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



آخرت میں،اوران کے لیےتوہین والاعذاب تیار ہے۔

اس آیت میں اللہ اوراس کے رسول کوایذا دینے پرلعنت آئی ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الاَشْرَفِ ؟ فَاِنَّهُ يُؤْذِى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ، فَقَتَلُوْهُ یعنی کعب بن اشرف کوکون قتل کرے گا؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء دیتا ہے۔صحابہ نے اسے قتل کر دیا[بخاری حدیث : ۲۵۱۰، مسلم حدیث : ۴۶۶۴،ابوداؤد:۲۷۶۸]۔

## کسی بھی صحابی کوگالی دینااللہ اوراسکے رسول ﷺ کواذیت دینا ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي، اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصْحَابِي ، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي اَحَبَّهُمْ ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي اَبْغَضَهُمْ ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي ، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ ، وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ اَنْ يَاخُذَهُ [ترمذی حدیث رقم:۳۸۶۲]۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا،میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا،جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِنکے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا،جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کوایذا دی اور جس نے اللہ کوایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

خصوصاً ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کو گالی دینا عین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینا ہے،اس لیے کہ زوجہ کوگالی ہی شوہر کے لیے اصل گالی ہے،فَلَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ عَلٰى سَابِّهِمَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



قاضی ابوسائب تابعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كُنْتُ يَوْماً بِحَضْرَةِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ الدَّاعِيِّ بِطَبَرِسْتَانَ، وَ كَانَ يَلْبَسُ الصُّوفَ وَ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ يَنْهىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُوَجِّهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِعِشْرِينَ أَلْفِ دِيْنَارٍ إِلَى الْمَدِيْنَةِ السَّلَامِ يُفَرِّقُ عَلىٰ سَائِرِ وُلْدِ الصَّحَابَةِ وَكَانَ بِحَضْرَتِهِ رَجُلٌ فَذَكَرَ عَائِشَةَ بِذِكْرٍ قَبِيحٍ مِنَ الْفَاحِشَةِ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ اِضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَوِيُّوْنَ: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ شِيْعَتِنَا، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ طَعَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالىٰ: (الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ أُولٰئِكَ مُبَرَّأُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (النور: ٢٦)۔

فَإِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ خَبِيْثَةً فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِيْثٌ، فَهُوَ كَافِرٌ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ، فَضَرَبُوْا عُنُقَهُ وَ اَنَا حَاضِرٌ .

ترجمہ:۔ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق قدس سرہ کے چچازاد بھائی حضرت حسن بن زید کی خدمت میں حاضر تھا، وہ صوف پہنا کرتے تھے اور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے تھے، ہر سال بیس ہزار دینار مدینہ منورہ میں بھیجا کرتے تھے جو تمام صحابہ کی اولادوں میں تقسیم کر دیے جاتے تھے، ایک آدمی ان کے پاس بیٹھا تھا، اس آدمی نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بڑے گندے الفاظ استعمال کیے، آپ نے اپنے خادم سے فرمایا اے لڑکے! اس کی گردن مار دے، علویوں نے کہا یہ ہمارا شیعہ ہے، آپ نے فرمایا: معاذ اللہ یہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لیے ہیں، اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لیے ہیں، اب جو شخص سیدہ عائشہ کو خبیث کہتا ہے وہ دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبیث کہتا ہے (حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم طیب و طاہر ہیں اور خبیثوں کو پاک کرنے والے ہیں) لہٰذا اس کی گردن مار دو، لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور میں پاس موجود تھا (شرح اصول اعتقاد اہل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



السنۃ والجماعۃ برقم: ۲۳۹۶،الصارم المسلول صفحہ ۴۱۷)۔

سیاقِ کلام سے واضح ہوگیا ہے کہ صَلُّوا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوا کے الفاظ ایذا کے مقابلے پر استعمال ہوئے ہیں۔ جب کفار اور مخالفین کی طرف سے ایذا رسانی کا ہر حربہ استعمال ہو رہا ہے تو مومنین اور غلاموں کی طرف سے راحت و تسکین، تعظیم و توقیر اور رفعتِ شان میں کیوں کسر باقی رہے۔

## درود شریف پڑھنے والے کے لیے ادب والا ہونا ضروری ہے

جس طرح نماز روزہ کے لیے ایمان شرط ہے اسی طرح درود شریف پڑھنے کے لیے بھی ایمان اور ادب شرط ہے۔

مرزا قادیانی بھی درود شریف لکھتا تھا مگر ختمِ نبوت کا منکر، نبوت کا مدعی اور ادب و احترام سے عاری تھا۔ یہ شخص نعتیں بھی لکھتا تھا مگر خود کو محمد رسول اللہ بھی قرار دیتا تھا۔

سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ایک خارجی نے بات کی، اس نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی، پھر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ شریف پڑھی اور پھر کہنے لگا اے علی اللہ سے ڈر، تم نے مرنا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ تو ٹھیک ہے مگر میں نے ایسے نہیں مرنا بلکہ مجھے شہید کیا جائے گا۔ اس نے کہا آپ کو اس سے اچھا لباس پہننا چاہیے تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا یہ لباس تکبر سے پاک ہے اور اس میں میری پیروی کرنا لوگوں کے لیے آسان ہے (مستدرکِ حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۵۴)۔

حدیث شریف میں ہے کہ: مَنۡ اَحَبَّ شَیۡئًا اَکۡثَرَ ذِکۡرَہٗ یعنی جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے (کنز العمال جلد ا صفحہ ۴۲۵)۔ گویا محبتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ تقاضا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کثرت سے یاد کیا جائے اور آپ پر کثرت سے درود شریف پڑھا جائے۔ یہیں سے یہ نکتہ بھی کھلتا ہے کہ علماء و خطباء پر لازم ہے کہ عوام اہل اسلام کو ایسی بات سنائیں جس سے لوگوں کے دلوں میں محبوب

Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہو اور ایسی بات اور نام نہاد تحقیق پیش نہ کریں جس سے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں رخنہ پیدا ہوتا ہو۔

علمائے دیوبند میں اگر واقعی کوئی مخلص افراد موجود ہیں اور انہیں سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہمدردی ہے تو ہم نہایت دکھے ہوئے دل کے ساتھ یہ عرض کرتے ہیں کہ اپنے چار معروف علماء کی معروف متنازعہ عبارات سے برأت کا اظہار کر دیجیے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت، آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے سچی ہمدردی اور وقت کی مصلحت کا یہی تقاضا ہے۔ امتِ مسلمہ کے اتحاد کا ایک کوہِ ہمالیہ طے کرنے کے لیے اس بات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اگر آپ اس کارِ خیر پر آمادہ ہو گئے تو آپ کو میٹنگ کے دوران ہی متشدد تنظیموں کے کارکنان ٹیلی فون پر دھمکیاں دینا شروع کر دیں گے، مگر اس وقت نظر اپنے خالق و مالک پر رکھنا اور اپنے مُوحِّد ہونے کا ثبوت دینا۔ باقی رہا انگوٹھے چومنا، میلاد شریف منانا، ذکر بالجہر، گیارہویں شریف منانا، دعا بعد جنازہ وغیرہ، تو یہ واقعی فروعی مسائل ہیں۔

## اسمِ محمد کے مفہوم کا تقاضا

اگر اسمِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے معنی پر غور کیا جائے تو اس اسمِ گرامی کے اندر ہی کثرتِ درود کا تقاضا موجود ہے۔ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

وَ شَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا تاکہ آپ کی عظمت و بزرگی کا اظہار ہو اور واضح ہو جائے کہ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

اس نام کو وہ عظمت حاصل ہے کہ اسی سے قیامت کے دن لواء الحمد کا ملنا اور يَحْمَدُهُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ماخوذ ہے (ابن ماجہ حدیث: ۹۰۶) اور يَحْمَدُهٗ اَهْلُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اَلْجَمْعِ کُلِّھِمْ (بخاری:۱۴۷۵)ماخوذ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی کثیر التعداد ہیں، جن میں سے کچھ قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں، جیسے محمد، احمد، رسول، نبی، کریم، رؤف، رحیم، مزمل، مدثر، رحمۃ للعالمین، امی، خاتم النبیین، داعی، سراجِ منیر، شاہد، بشیر، نذیر، یٰسین، طٰہٰ وغیرہا۔ اور کچھ احادیث مبارکہ میں بیان ہوئے ہیں۔

صرف ایک حدیث شریف ملاحظہ کیجیے، فرمایا: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یُمْحیٰ بِیَ الْکُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلیٰ عَقِبِی وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ وَفِی رِوَایَۃٍ لَیْسَ بَعْدَہٗ اَحَدٌ یعنی میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب اور آخری ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی (نبی) نہ ہو (بخاری حدیث: ۳۵۳۲، مسلم حدیث: ۶۱۰۵)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں کی صحیح تعداد کا تعین آج تک کوئی نہیں کرسکا، عام طور پر اللہ تعالیٰ کے معروف ناموں کی تعداد کے برابر ۹۹ نام لکھے جاتے ہیں، بعض علماء نے ہزاروں میں تعداد بیان کی ہے، صاحبِ دلائل الخیرات قدس سرہ نے بڑی محنت کے بعد ۲۰۱ اسمائے گرامی بیان فرمائے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ:

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہا میں کیا کیا کہوں تجھے

☆......☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



باب دوم:

# فضائلِ درُود پر احادیث

درود شریف کے فضائل اور برکات اور اسکی تاکید پر متواتر احادیث موجود ہیں۔

علامہ ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: وَ قَدْ جَاءَ تِ الْاَحَادِیْثُ الْمُتَوَاتِرَۃُ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم بِالْاَمْرِ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ یعنی درود شریف کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تواتر کے ساتھ احادیث وارد ہیں (تفسیر ابنِ کثیر ۳/٦٦٤)۔

## درود شریف پڑھنے والے کو اللہ کریم کی طرف سے جواب

(۱)۔ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً رَوَاہُ مُسْلِم [مسلم حدیث رقم: ۹۱۲، ابوداؤد حدیث رقم: ۱۵۳۰، ترمذی حدیث رقم: ٤٨٥، نسائی حدیث رقم: ۱۲۹٦، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۱۵۵۳]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

## دس مرتبہ جواب، گناہ معاف، درجات بلند

(۲)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ [نسائی حدیث رقم: ۱۲۹۷، مسند احمد حدیث رقم: ۱۲۰۰٤، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۱۵۵٤، المصنف لابن ابی شیبہ جلد۲ صفحہ۳۹۹]۔ اسنادہ صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کردی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کردیے جائیں گے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنی جو بھی نیکی کرے گا اُسے دس گُنا اجر ملے گا۔ لیکن درود شریف ایک ایسا عمل ہے کہ صرف اس کا ثواب ہی دس گُنا نہیں بلکہ خود اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ اللہ کے درود کے سامنے محض ثواب نہایت چھوٹی چیز ہے۔ پھر یہیں تک بس نہیں بلکہ دس گناہ بھی معاف اور دس درجات بھی بلند جَزَی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّداً مَّا هُوَ اَهْلُهٗ۔

اللہ تعالیٰ نے جو معاملہ اپنے ذکر سے کیا وہی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے سے کیا۔ وہاں فرمایا: فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ یعنی تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا (بقرۃ: ۱۵۲)۔ یہاں فرمایا جو ایک مرتبہ درود پڑھے گا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا (کذافی القول البدیع: ۱۳۸)۔

معلوم ہوا کہ محبت والوں کو جس گوہرِ نایاب کی تلاش ہے یعنی قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وہ کثرتِ درود میں ہی پنہاں ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اور آپ کی باتیں لوگوں تک پہنچانے والے اس میدان میں سب سے آگے ہیں اسلیے کہ یہ زبان سے بھی اور عمل سے بھی درود شریف ہی میں مصروف ہیں۔ یعنی زبانی درود، درودِ قولی ہے اور دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا درودِ فعلی ہے (القول البدیع: ۱۴۰)۔

(۳)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكُمْ رواه ابن عدی [الجامع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



الصغیر:۵۰۳۲]۔ وقال ضعیف

ترجمہ: حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر صلوٰۃ بھیجو، اللہ تم پر صلوٰۃ بھیجے گا۔

## محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود جواب دیتے ہیں

(۴)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوحِی حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ رَوَاهُ اَبُودَاؤد وَ اَحْمَد[ابوداؤد حدیث رقم: ۲۰۴۱ ، مسند احمد حدیث رقم:۱۰۸۲۳، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم: ۱۵۸۱]۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کر دیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۵)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّیْتُ عَلَیْهِ بِهَا عَشَراً [المعجم الاوسط للطبرانی: ۲۶۷۱]۔ و قال الهیثمی رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار صلوٰۃ پڑھی میں خود اس پر دس بار صلوٰۃ پڑھوں گا۔

## فرشتے جواباً درود پڑھتے ہیں

(۶)۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ تُصَلِّی عَلَیْهِ مَا صَلّٰی عَلَیَّ ، فَلْیُقِلَّ مِنْ ذٰلِکَ اَوْ یُکْثِرُ [المصنف لابن ابی شیبه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جلد٢ صفحه٣٩٨، الوفا صفحه٨٠٤، جلاء الافهام صفحه ٣٣، القول البديع صفحه١٢١]۔ و رواه احمد عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بلفظ: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ مَلَائِكَتُهُ سَبْعِيْنَ صَلَاةً فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ لِيُكْثِرْ(مسند احمد ٢/٢٣٣، حديث:٦٦١٣)۔

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جتنی دیر کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، اس وقت تک فرشتے بھی اس پر درود پڑھتے رہتے ہیں۔ اب تم خود سمجھ لو کہ درود کم پڑھنا چاہیے یا زیادہ۔

## قیامت کے دن قربِ حبیب کا ذریعہ

(۷)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً[ترمذی حديث رقم:٤٨٤ ، شعب الايمان للبيهقی حديث رقم :١٥٦٣]۔ الحديث حسن لكن صححه ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

بعض مشائخ علیہم الرضوان نے فرمایا ہے کہ روزانہ کم از کم ٣٠٠ مرتبہ صلوٰۃ شریف پڑھنے والا شخص کثرت سے صلوٰۃ شریف پڑھنے والا کہلائے گا۔ لیکن یہ بات حتمی نہیں بلکہ ان کے اپنے تجربے یا صوابدید سے تعلق رکھتی ہے۔

## دور سے بھی صلوٰۃ وسلام پہنچتا ہے

(۸)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَآلِہٖ وَسَلَّم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صلیّٰ عَلَیَّ نَائِیاً اُبْلِغْتَہٗ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَان [شعب الایمان للبیھقی حدیث رقم:١٥٨٣]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(٩)۔ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بُیُوتَکُم قُبُوراً وَلَاتَجْعَلُوا قَبْرِیْ عِیْداً وَ صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلوتَکُم تَبْلُغُنِی حَیْثُ کُنْتُم رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد[ابو داؤد حدیث رقم:٢٠٤٢]۔سندہ جید۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(١٠)۔ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم صَلُّوا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْراً ، وَلَا تَتَّخِذُوْا بَیْتِیْ عِیْداً ، صَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ وَسَلَامَکُمْ یَبْلُغُنِیْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ رَوَاہُ اَبُوْ یَعْلیٰ [مسند ابو یعلیٰ حدیث رقم :٦٧٥٥ ، جلاء الافھام حدیث رقم:٦٧ ، ٦٨ ، ٦٩ ، مجمع الزوائد حدیث رقم:٣٤٩٧]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ، اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

(۱۱)۔ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: حَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي

[رواه الطبرانی ۱۰/۱۶۲، جلاء الافهام: ۶۹]۔ و قال الهيثمی فيه حميد ابن ابی زينب و لم اعرفه و بقية رجاله رجال الصحيح۔

ترجمہ: حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جہاں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ پڑھا کرو۔ تمہاری صلوٰۃ مجھ تک پہنچتی ہے۔

## حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم درود پڑھنے والے کی آواز سنتے ہیں

(۱۲)۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ، قَالَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي لَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ [المعجم الاوسط للطبرانی حديث رقم: ۱۶۴۲، جلاء الافهام حديث رقم: ۱۱۰، اسناده حسن: قال الحافظ الهيثمی: فيه راوٍ لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد حديث رقم: ۱۷۲۹۷]۔ وللحديث شواهد يتقویٰ بها انظر القول البديع صفحة ۱۵۲، ۱۵۳۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

اس حدیث شریف میں بَلَغَنِي صَوْتُهُ کے الفاظ موجود ہیں یعنی درود پڑھنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



والے کی اپنی آواز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔واضح ہو گیا کہ فرشتوں کے ذریعے درود شریف پہنچانے کا اہتمام اپنی جگہ،لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ڈائریکٹ بھی سنتے ہیں۔

## پڑھنے والے کا نام اور اس کے والد کا نام بھی پہنچتا ہے

(۱۳)۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكاً اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَبْلَغَنِي بِاِسْمِهٖ وَ اِسْمِ اَبِيْهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰى عَلَيْكَ [مجمع الزوائد حديث رقم:١٧٢٩١، ١٧٢٩٢، بزار حديث رقم:١٤٢٥، جلاء الافهام حديث رقم :٨٧ ، اللئالي المصنوعه ٢٥٩/١ وقال صحيح ، قال الباني في سلسلة الاحاديث الصحيحة حسن حديث رقم:١٥٣٠]۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اسکے نام اور اسکے باپ کے نام سے پہنچا دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتے صرف دور والوں کا درود شریف ہی نہیں پہنچاتے بلکہ عین قبرِ انور پر بھی فرشتہ موجود ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرِ انور پر پڑھا جانے والا درود خود براہِ راست بھی سنتے ہیں۔گویا فرشتے صرف اہتمام کے لیے مقرر ہیں،اس لیے مقرر نہیں کہ حضور سن نہیں سکتے۔

## مجالس کو درود شریف سے سجاؤ

(۱۴)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ ، فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رواه الديلمى فى مسند الفردوس [الجامع الصغير: ٤٥٨٠]۔ الحديث ضعيف

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی مجالس کو مجھ پر درود پڑھ کر سجایا کرو، بے شک تمہارا مجھ پر صلوٰۃ پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔

(۱۵)۔ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ وَ بِذِكْرِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ [جلاء الافهام صفحه١٨٨، القول البديع صفحه١٣٤، و فى كشف الغمه ١/٣٢٥مرفوعاً]۔

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اپنی مجلسوں کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود کے ذریعے اور عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے ذکر کے ذریعے سجایا کرو۔

## ذکر و درود کی محفل میں فرشتوں کی شرکت

(۱۶)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِذَا مَرُّوْا بِحِلَقِ الذِّكْرِ، قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اقْعُدُوْا، فَإِذَا دَعَا الْقَوْمُ أَمَّنُوْا عَلٰى دُعَائِهِمْ ، فَإِذَا صَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَفْرَغُوْا ، ثُمَّ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: طُوْبٰى لِهٰؤُلَاءِ يَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ. رواه أبو سعيد القاص فى فوائده (جلاء الافهام صفحه٢١، القول البديع صفحه١٢٣). له شواهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ کے فرشتوں میں سے کچھ زمین میں گردش کرتے ہیں جب وہ ذکر کے حلقوں کے پاس سے گزرتے ہیں تو بعض دوسروں سے کہتے ہیں بیٹھ جاؤ۔ جب وہ حلقے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



والے دعا کرتے ہیں تو یہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوۃ پڑھتے ہیں تو وہ بھی ان کے ساتھ صلوٰۃ پڑھتے ہیں حتی کہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے بعض دوسروں سے کہتے ہیں: ان سب کو خوشخبری ہو یہ بخشش پا کر لوٹے ہیں۔

## حاجت روائی کی غرض سے درود شریف

(۱۷)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اَوفیٰ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَی اللّٰهِ اَو اِلٰی اَحَدٍ مِن بَنِی آدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ فَلْیُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَینِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیمُ الْکَرِیمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرشِ الْعَظِیمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ اَسْأَلُکَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیمَةَ مِن کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِن کُلِّ اِثْمٍ ، لَا تَدَعْ لِی ذَنْباً اِلَّا غَفَرتَهٗ وَلَا هَمّاً اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضاً اِلَّاقَضَیْتَهٗ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ رَوَاهُ التِّرمَذِی وَابْنُ مَاجَةَ [ترمذی حدیث رقم: ٤٧٩، ابن ماجة حدیث رقم: ١٣٨٤]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے اللہ سے کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو، وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے پھر اللہ کی ثناء کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔ پھر کہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو حلم والا کریم ہے۔ اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے وہ سارے جہانوں کا رب ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنیوالی چیزیں مانگتا ہوں اور تیری بخشش کے سامان مانگتا ہوں۔ میرا کوئی ایسا گناہ نہ چھوڑ جسے تو معاف نہ کر دے اور کوئی مشکل نہ چھوڑ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جسے تو حل نہ کر دے اور کوئی حاجت نہ چھوڑ جو تیری رضا کا باعث ہو جسے تو پورا نہ کر دے، اے سب سے بڑے رحم کرنے والے۔

## تنگدستی کا علاج

(۱۸)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اَلصَّلٰوۃُ عَلَیَّ تَنْفِی الْفَقْرَ [جلاء الافهام صفحه ٢٠٧]۔ اسناده ضعيف

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنا غربت کو دور کرتا ہے۔

## سو حاجتیں پوری ہوں گی

(۱۹)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ، قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ، سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِآخِرَتِہٖ، وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ [جلاء الافهام صفحه ٢١١، القول البديع ١٣٤]۔حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر روزانہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی ۱۰۰ حاجتیں پوری کرے گا، ان میں سے ۷۰ آخرت کی حاجتیں اور ۳۰ دنیا کی حاجتیں ہیں۔

## استغفار، ذکر شریف اور درود شریف

(۲۰)۔ عَنْ أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ یَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَھَبَ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ عِنْدَ الْاِسْتِغْفَارِ، فَمَنِ اسْتَغْفَرَ بِنِیَّۃٍ صَادِقَۃٍ غَفَرَ لَہٗ، مَنْ قَالَ لَا إِلٰہَ إِلَّا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اللّٰہُ رَجَحَ مِیْزَانُہٗ، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ [جلاء الافہام صفحہ٥٥ ، جامع الاحادیث : ٢٧٦٤٧ ، کنز العمال : ٤٤٢٦٩، القول البدیع صفحہ ١٢٨]۔ ضعیف جداً

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: بے شک جب تم استغفار کرتے ہو تو اللہ عزوجل تمہارے گناہ تمہارے سپرد کر دیتا ہے، تو جو سچی نیت سے استغفار کرتا ہے اس کی بخشش ہو جاتی ہے، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس کا میزان بھاری ہو گیا اور جس نے مجھ پر صلوٰۃ پڑھی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

اس حدیث میں استغفار، ذکر اور درود شریف کی فضیلت اکٹھی بیان ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ مہمان کی حیثیت سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک خادم نے عرض کیا حضور میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے پاس اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا کرے، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو۔ وہ آدمی کثرت سے استغفار کرنے لگا، حتیٰ کہ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھنے لگا، اسکے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے۔ یہ بات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی، تو آپ نے اس آدمی سے فرمایا: کیا تم نے سیدنا حسن سے نہیں پوچھا تھا کہ اولاد کیلئے استغفار کا وظیفہ انہوں نے کہاں سے لیا ہے؟ کچھ عرصہ کے بعد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ دوبارہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، تو اس آدمی نے پوچھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے حضرت ہود علیہ السلام کا قول قرآن میں نہیں پڑھا: وَیَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِدْرَارًا وَیَزِدْکُمْ قُوَّۃً إِلَی قُوَّتِکُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِینَ (ہود:٥٢) اور حضرت نوح علیہ السلام کا قول فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّکُمْ إِنَّہُ کَانَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



غَفَّارًا یُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا وَیُمْدِدْکُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِینَ وَیَجْعَلْ لَکُمْ جَنَّاتٍ وَیَجْعَلْ لَکُمْ أَنْهَارًا (نوح:۱۰،۱۱،۱۲)(تفسیر مدارک جلد۲/صفحہ۳۵۷)۔

## وصل کا ذریعہ

(۲۱)۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: لَوْلَا اَنْ آنُسَ ذِکْرَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ مَا تَقَرَّبْتُ اِلَی اللہِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (القول البدیع صفحہ۱۲۸)۔

ترجمہ: اگر میں اللہ کے ذکر سے انس حاصل نہ کر چکا ہوتا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے علاوہ کسی دوسری چیز کے ذریعے اللہ تعالیٰ عزوجل کا قرب حاصل نہ کرتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر سب سے افضل وظیفہ ہے، وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ (العنکبوت:۴۵)۔

احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ اَحیَانِہٖ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے (مسلم حدیث: ۸۲۶)۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا: لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْباً مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (ترمذی حدیث: ۳۳۷۵، ابن ماجہ حدیث: ۳۷۹۳)۔ دوسری طرف معلمِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے لیے ہر وقت درود شریف پڑھنا تجویز فرمایا (ترمذی حدیث: ۲۴۵۷)۔

اللہ والے جس وظیفہ کے ذریعے یا جس فکر اور تصور کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا وصل حاصل کرتے اور انس حاصل کرتے ہیں اور ان کی لائن اللہ تعالیٰ کے ساتھ سیدھی ہو جاتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تو اسے انکی نسبت کہا جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو اسمِ جلالت یعنی ''اللہ'' بغیر تصور کے بولنے سے وصل نصیب ہوا تو یہی اس ولی کی نسبت ہے، یا کسی کو اسمِ ذات کا تصور کرنے سے وصل نصیب ہوا تو یہی اس کی نسبت ہے، یا کسی کو نفس کی مخالفت سے وصل نصیب ہوا تو یہی اسکی نسبت ہے، یا کسی کو درود شریف کا کوئی خاص صیغہ پڑھنے سے وصل نصیب ہوا تو یہی اسکی نسبت ہے وغیرہ۔ ہر وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر شریف کرنے والی احادیث اور ہر وقت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے والی حدیث میں مطابقت پیدا کرنے کی یہی صورت ہے۔ کاملین اپنی نسبت کے علاوہ دوسری نسبتوں کی نفی نہیں کرتے بلکہ بعض کو کئی نسبتیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ لیکن ان کاملین کے کچے مرید جب اپنے مرشد کا رجحان دیکھ کر اسکی رغبت کے بارے میں کچھ اندازہ لگا لیتے ہیں تو اپنے مرشد کے اس انس، رغبت اور نسبت کے علاوہ دوسری رغبتوں اور نسبتوں کی مخالفت شروع کر دیتے ہیں، یہی چیز جب عقیدہ بنا کر کتابوں میں شائع کردی جاتی ہے تو غیر ضروری اختلافات اور تفرقہ بازی جنم لیتی ہے۔

## درود شریف اور محبتِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲۲)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ، وَحُبُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ [القول البديع صفحہ۱۲۶، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۵۶]۔

ترجمہ: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے بہتر ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اللہ کی راہ میں تلوار کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل ہے۔

(۲۳)۔ رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ وَيَقُوْلُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



لَقَدْ كَانَ جِذْعٌ تَخْطُبُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ اتَّخَذْتَ مِنْبَراً لِتُسْمِعَهُمْ فَحَنَّ الْجِذْعُ لِفِرَاقِكَ حَتّٰى جَعَلْتَ يَدَكَ عَلَيْهِ فَسَكَنَ فَأُمَّتُكَ كَانَتْ أَوْلٰى بِالْحَنِيْنِ إِلَيْكَ لَمَّا فَارَقْتَهُمْ ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَهُ أَنْ جَعَلَ طَاعَتَكَ طَاعَتَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَهُ أَنْ أَخْبَرَكَ بِالْعَفْوِ عَنْكَ قَبْلَ أَنْ يُّخْبِرَكَ بِالذَّنْبِ فَقَالَ تَعَالٰى عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَهُ أَنْ بَعَثَكَ آخِرَ الْأَنْبِيَآءِ وَذَكَرَكَ فِىْ أَوَّلِهِمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ اَلآية ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِيْلَتِكَ عِنْدَهُ أَنَّ أَهْلَ النَّارِ يَوَدُّوْنَ أَنْ يَّكُوْنُوا قَدْ أَطَاعُوْكَ وَهُمْ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا يُعَذَّبُوْنَ يَقُوْلُوْنَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللّٰهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلَ ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ أَعْطَاهُ اللّٰهُ حَجَراً تَنْفَجِرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ فَمَا ذَا بِأَعْجَبَ مِنْ أَصَابِعِكَ حِيْنَ نَبَعَ مِنْهَا الْمَآءُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ أَعْطَاهُ اللّٰهُ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ فَمَا ذَا بِأَعْجَبَ مِنَ الْبُرَاقِ حِيْنَ سَرَيْتَ عَلَيْهِ إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ ثُمَّ صَلَّيْتَ الصُّبْحَ مِنْ لَيْلَتِكَ بِالْأَبْطَحِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِنْ كَانَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِحْيَاءَ الْمَوْتٰى فَمَا ذَا بِأَعْجَبَ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ حِيْنَ كَلَّمَتْكَ وَهِىَ مُشْوِيَّةٌ فَقَالَتْ لَكَ الذِّرَاعُ لَا تَأْكُلْنِى فَإِنِّى مَسْمُوْمَةٌ ، بِأَبِىْ أَنْتَ وَأُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ دَعَا نُوْحٌ عَلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّاراً وَلَوْ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دَعَوْتَ عَلَيْنَا بِمِثْلِهَا لَهَلَكْنَا فَلَقَدْ وُطِیَٔ ظَهْرُکَ وَأُدْمِیَ وَجْهُکَ وَکُسِرَتْ رُبَاعِيَتُکَ فَأَبَيْتَ أَنْ تَقُوْلَ إِلَّا خَيْراً فَقُلْتَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ، بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اتَّبَعَکَ فِیْ قِلَّةِ سِنِّکَ وَقِصَرِ عُمْرِکَ مَا لَمْ يَتَّبِعْ نُوحاً فِیْ کَثْرَةِ سِنِّهٖ وَطُوْلِ عُمْرِهٖ وَلَقَدْ آمَنَ بِکَ الْکَثِيْرُ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا الْقَلِيْلُ ، بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ تُجَالِسْ إِلَّا کُفُؤاً لَکَ مَا جَالَسْتَنَا، وَلَوْ لَمْ تَنْکِحْ إِلَّا کُفُؤاً لَکَ مَا نَکَحْتَ إِلَيْنَا ، وَلَوْ لَمْ تُؤَاکِلْ إِلَّا کُفُؤاً لَکَ مَا وَاکَلْتَنَا ، فَلَقَدْ وَاللّٰهِ جَالَسْتَنَا وَنَکَحْتَ إِلَيْنَا وَوَاکَلْتَنَا وَلَبِسْتَ الصُّوْفَ وَرَکِبْتَ الْحِمَارَ وَأَرْدَفْتَ خَلْفَکَ وَوَضَعْتَ طَعَامَکَ عَلَى الْأَرْضِ وَلَعِقْتَ أَصَابِعَکَ تَوَاضُعاً مِنْکَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ وَسَلَّمَ

(احیاء العلوم صفحه۳۸۶،۳۸۷ از امام غزالی رحمة اللّٰه علیه)۔قال العراقی رحمة اللّٰه علیه: هو غریب بطوله من حدیث عمر وهو معروف من أوجه أخرى یقول الفقیر المؤلف: فثبت انه حسن

فحدیث حنین الجذع متفق علیه من حدیث جابر وابن عمر(بخاری حدیث:۹۱۸، ۳۵۸۳) وحدیث نبع الماء من بین أصابعه متفق علیه من حدیث أنس وغیره(بخاری حدیث:۱۶۹، مسلم حدیث:۲۲۷۹)۔ وحدیث الإسراء متفق علیه من حدیث أنس دون ذکر صلاة الصبح بالأبطح (بخاری حدیث:۳۸۸۷، مسلم حدیث : ۱۶۲)۔ وحدیث کلام الشاة المسمومة رواه أبو داود من حدیث جابر وفیه انقطاع (ابوداؤد حدیث : ۴۵۱۰)۔ وحدیث أنه دمی وجهه وکسرت رباعیته متفق علیه من حدیث سهل بن سعد فی غزوة أحد (بخاری حدیث:۲۹۰۳، مسلم حدیث:۱۷۹۰)۔ وحدیث اللهم اغفر لقومی فإنهم لا یعلمون رواه البیهقی فی دلائل النبوة(۲۱۵/۳)۔ والحدیث فی الصحیح من حدیث ابن مسعود أنه صلى الله علیه وسلم حکاه عن نبی من الأنبیاء ضربه قومه (بخاری حدیث :۳۴۷۷، مسلم حدیث:۱۷۹۲)۔ وحدیث لبس الصوف رواه الطیالسی من حدیث سهل بن سعد (مسند ابوداؤد طیالسی حدیث: ۲۱۴۸)۔وحدیث رکوبه الحمار وإردافه خلفه متفق علیه من حدیث أسامة بن زید (بخاری حدیث :۴۵۶۶، مسلم حدیث: ۵۳۸۶)۔ وحدیث وضع طعامه بالأرض رواه أحمد فی الزهد من حدیث الحسن مرسلا وللبخاری من حدیث أنس ما أکل رسول الله صلى الله علیه وسلم على خوان قط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(بخاری حدیث :٥٣٨٦)۔ وحديث لعقه أصابعه رواه مسلم من حديث كعب بن مالك وأنس بن مالك (مسلم حدیث: ٢٠٣٢)۔

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو اس کے بعد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے سنا۔ وہ رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے:

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! کھجور کا ایک تنا تھا جسکے ساتھ آپ ٹیک لگا کر لوگوں کو خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو آپ نے ایک منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو خطاب کرنا شروع کر دیا، تو کھجور کا وہ تنا آپ کے فراق میں رونے لگا تھا، حتیٰ کہ آپ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس تنے پر رکھ دیا تو اسے سکون مل گیا۔ جب آپ اپنی امت سے جدا ہوئے تو آپ کی امت اس تنے سے زیادہ دکھی ہے اور زیادہ شفقت کی حقدار ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کو یہ مقام حاصل ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا: جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ کو اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں یہ عزت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو کسی بات پر ٹوکنے سے پہلے آپ کو معاف کر دینے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ نے آپ کو معاف کیا آپ نے انہیں اجازت کیوں دی؟ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی بارگاہ میں یہ مرتبہ حاصل ہے کہ اس نے آپ کو تمام نبیوں کے بعد بھیجا لیکن آپ کا ذکر سب سے پہلے رکھتے ہوئے فرمایا: جب ہم نے تمام نبیوں سے وعدہ لیا، آپ سے بھی، اور نوح سے بھی اور ابراہیم سے بھی۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ کو اللہ کریم کی بارگاہ میں یہ اعزاز حاصل ہے کہ دوزخی لوگ اس بات پر حسرت کریں گے کہ کاش انہوں نے آپ کی اطاعت کی ہوتی جب کہ انہیں جہنم کے طبقات میں عذاب دیا جا رہا ہو گا تو کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کا کہا مانا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوتا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پتھر عطا فرمایا تھا جس میں سے نہریں پھوٹ پڑی تھیں تو اس سے زیادہ کمال کی بات یہ تھی کہ جب آپ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے پھوٹ پڑے تھے۔ آپ پر اللہ کا درود ہو۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہوا پر حکومت عطا فرمائی تھی جو صبح کو ایک ماہ کا فاصلہ طے کر لیتی تھی اور شام کو بھی ایک ماہ کا فاصلہ طے کر لیتی تھی تو اس سے زیادہ کمال کی بات یہ تھی کہ جب آپ براق پر سوار ہو کر راتوں رات ساتویں آسمان تک گئے اور پھر اسی رات صبح کی نماز واپس مکہ شریف میں آ کر پڑھی۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا تو اس سے عجیب تر بات یہ تھی کہ جب بھنی ہوئی بکری کی ٹانگ نے آپ کو بول کر عرض کیا تھا کہ مجھے مت کھائیں مجھ میں زہر ملی ہوئی ہے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! بے شک حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے خلاف دعا کی تھی کہ اے میرے رب کافروں کا ایک گھر بھی زمین پر باقی نہ رہنے دے، اگر آپ بھی ہمارے خلاف اسی طرح دعا کر دیتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ حالانکہ آپ کی پشت مبارک کو روندا گیا اور آپ کے چہرہِ اقدس کو خون آلود کر دیا گیا اور آپکے سامنے کے دانت مبارک شہید کیے گئے مگر آپ نے بھلائی ہی بولی اور بددعا دینے سے انکار کر دیا اور فرمایا: اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ لوگ جانتے نہیں۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! تھوڑے سے سالوں میں اور آپ کی مختصر سی عمر میں اتنے زیادہ لوگوں نے آپ کی تابعداری کی کہ حضرت نوح علیہ السلام کے طویل عرصے اور لمبی عمر کے باوجود اتنے لوگ ان کے پیروکار نہ بنے۔ آپ پر زیادہ لوگ ایمان لائے اور ان پر تھوڑے لوگ ایمان لائے۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! اگر آپ صرف اپنے ہمسر لوگوں کے پاس ہی بیٹھتے تو ہمیں اپنے پاس ہرگز نہ بیٹھنے دیتے، اگر آپ اپنے ہم سر لوگوں سے ہی رشتہ داریاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کرتے تو ہمارے ساتھ ہرگز رشتہ داری قائم نہ کرتے۔ اگر آپ اپنے ہمسروں پر ہی اعتماد رکھتے تو ہم پر ہرگز اعتماد نہ رکھتے۔ لیکن اللہ کی قسم آپ تو ہمارے پاس بیٹھے بھی رہے، ہم میں نکاح بھی کیے ہم پر اعتماد بھی کیا، آپ نے اونی لباس زیبِ تن فرمایا، گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے ہمیں بٹھایا، اپنا کھانا زمین پر رکھ کر کھایا، اور کھانے کے بعد اپنی انگلیاں چاٹیں۔ یہ سب کام تواضع کی وجہ سے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم۔

## گناہ اس طرح مٹتے ہیں جیسے آگ پر ٹھنڈا پانی پڑے

(۲۴)۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ [الشفاء جلد۲ صفحۃ ٦١]۔

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنا گناہوں کو اس سے بھی زیادہ مٹا دیتا ہے جس طرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آپ پر سلام کئی غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

عام طور پر مسلمانوں میں یہ بات مشہور ہے کہ درود شریف ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس کی بنیاد اس حدیث سے ثابت ہو رہی ہے اور تجربہ اس پر شاہد ہے۔ بلاشبہ گناہوں سے جلال اور غضب کو دعوت دی جاتی ہے جبکہ درود شریف کا جمال گناہوں کی حرارت کو ٹھنڈا کر کے رکھ دیتا ہے۔ ٹھنڈا ہونے سے مراد جمالی ہونا ہے۔

## درود شریف پاک کرتا ہے

(۲۵)۔ عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: صَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ عَلَیَّ زَکوٰۃٌ لَّکُمْ [ابن ابی شیبہ جلد۲ صفحہ ۳۹۹، الجامع الصغیر: ۵۰۳۱]۔ الحدیث ضعیف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فرمایا: مجھ پر صلوۃ بھیجو، تمہارا مجھ پر صلوٰۃ بھیجنا تمہیں پاک کر دینے کا ذریعہ ہے۔

## حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب بنو

(۲۶)۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَ الْمُصَلِّی عَلَیَّ حَبِیْبِیْ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ حَبِیْباً لِلْحَبِیْبِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَبِیْبِ یعنی میں اللہ کا حبیب ہوں اور مجھ پر درود پڑھنے والا میرا حبیب ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ حبیب کا حبیب بنے تو اسے چاہیے کہ حبیب پر کثرت سے درود پڑھے (خزینۃ الاسرار الکبریٰ صفحہ ۲۰۸)۔

(۲۷)۔ وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِی ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ ، قُلْتُ الرُّبُعَ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ ، قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِی کُلَّھَا ، قَالَ اِذاً تَکْفِی ھَمَّکَ وَ یُکَفِّرُ لَکَ ذَنْبَکَ رَوَاہُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم:۲۴۵۷، مستدرک حاکم حدیث:۳۶۲۹]۔ الحدیث صحیح صححه الحاکم ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔ فرمایئے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرا دے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(۲۸)۔ وَعَن اَبِی سَعِید الْخُدرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اَنَّهٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسلِمٍ لَمْ یَکُنْ عِندَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُل فِی دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبدِکَ وَ رَسُولِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤمِنِینَ وَالْمُؤمِنٰتِ وَالْمُسلِمِینَ وَالْمُسلِمٰتِ فَاِنَّهَا زَکوٰةٌ وَ قَالَ لَا یَشبَعُ الْمُؤمِنُ خَیرًا حَتّٰی یَکُونَ مُنتَهَاهُ الْجَنَّةَ [ابن حبان :۹۰۳، مسند ابی یعلی : ۱۳۹۷]۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے پاس صدقہ کرنے کیلئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے: اے اللہ محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر درود بھیج، یہ زکوٰۃ ہے۔ اور فرمایا کہ مومن نیکیاں کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اسکی انتہا جنت پر ہوتی ہے۔

(۲۹)۔ وَعَن عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ کُنتُ اُصَلِّی، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَاَبُوبَکرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ، فَلَمَّا جَلَستُ بَدَأْتُ بِالثَّنَآءِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ ثُمَّ الصَّلوٰةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم ثُمَّ دَعَوتُ لِنَفسِی، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم سَلْ تُعطَهٗ سَلْ تُعطَهٗ رَوَاهُ التِّرمَذِی[ترمذی حدیث رقم:۵۹۳]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مانگ لے تجھے ملے گا، مانگ لے تجھے ملے گا۔

(۳۰)۔ قیامت کے روز حضرت آدم علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ایک شخص کو دیکھیں گے جسے جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام

Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



آواز دیں گے یا احمد، یا احمد۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے لبیک اے انسانوں کے باپ۔ وہ فرمائیں گے آپ کے اس امتی کو جہنم میں لے کر جا رہے ہیں۔ میں اپنا تہبند مضبوط کروں گا اور اس کے پیچھے بھاگ پڑوں گا اور کہوں گا اے میرے رب کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ وہ کہیں گے ہم بڑے سخت لوگ ہیں، ہمیں اللہ کی طرف سے جو حکم ملتا ہے کر گزرتے ہیں۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی وجہ سے مجبور دیکھیں گے تو اپنی داڑھی مبارک کو بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور عرش کی طرف متوجہ ہو کر عرض کریں گے، اے میرے رب آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ میری امت کے بارے میں مجھے رسوا نہیں کریں گے۔ اللہ کریم فرمائے گا محمد کی بات مانو اور اس آدمی کو واپس لے آؤ۔ میں اپنی جیب سے ایک سفید پرچہ نکالوں گا اور ترازو کے دائیں پلڑے میں رکھ دوں گا اور کہوں گا بسم اللہ۔ اس کی نیکیاں گناہوں سے بھاری ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کی کوشش کامیاب ہوئی اور اس شخص کا نامۂ اعمال بھاری ہو گیا، اسے جنت میں لے جاؤ۔ وہ شخص کہے گا اے اللہ کے فرشتو ٹھہر جاؤ میں اللہ کے اس پیارے سے ایک بات پوچھ لوں۔ وہ کہے گا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ کا چہرہ کتنا حسین ہے اور آپ سر سے پاؤں تک سراپا حسن ہیں، آپ کون ہیں؟ آپ نے میرے گناہ واپس کرا دیے اور میری خستہ حالی پر رحم کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد ہوں اور یہ تیرا درود ہے جو تو مجھ پر پڑھتا رہا۔ اس درود نے مشکل کے وقت تجھ سے وفا کی ہے (القول البدیع صفحہ ۱۲۹، خصائص کبریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۵۷)۔ قال الامام السخاوی رحمة اللّٰہ علیہ سندہ ھالك

**(۳۱)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم رَاَيْتُ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِي يَرْعَدُ عَلَى الصِّرَاطِ كَمَا تَرْعَدُ السَّعْفَةُ فَجَاءَ تْهُ صَلَاتُهُ عَلَيَّ فَسَكَنَتْ رَعْدَتُهُ** [الخصائص الکبریٰ ۲/۴۵۶]۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں اپنی امت کا ایک آدمی دیکھا جو پل صراط پر لڑکھڑا رہا تھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



جیسے کھجور کی شاخ کانپتی ہے، اتنے میں وہ درود اس کے پاس پہنچ گیا جو وہ مجھ پر پڑھتا تھا، اس کا کانپنا ختم ہوگیا۔

(۳۲)۔ عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی مُوسٰی یَا مُوسٰی اَتُحِبُّ اَنْ لَّا یَنَالَکَ مِنْ عَطَشٍ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَاَکْثِرِ الصَّلَاۃَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم [القول البدیع صفحہ ۱۳۰، خصائص کبریٰ جلد۲ صفحہ۴۵۸]۔

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ عزوجل نے وحی فرمائی کہ اے موسیٰ کیا آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ کو پیاس نہ لگے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ اللہ کریم نے فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

(۳۳)۔ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ، فَلَمْ یَجِدْ أَحَداً یَتْبَعُہٗ، فَفَزِعَ عُمَرُ، فَأَتَاہُ بِمِطْھَرَۃٍ مِنْ خَلْفِہٖ فَوَجَدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَاجِداً فِیْ مَشْرُبَۃٍ، فَتَنَحّٰی عَنْہُ مِنْ خَلْفِہٖ حَتّٰی رَفَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ رَأْسَہٗ وَقَالَ: أَحْسَنْتَ یَا عُمَرُ حِیْنَ وَجَدْتَّنِیْ سَاجِداً فَتَنَحَّیْتَ عَنِّی، إِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ فَقَالَ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ مِنْ أُمَّتِکَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْراً وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشَرَ دَرَجَاتٍ [المعجم الصغیر للطبرانی :۱۰۱۶، فضل الصلوۃ علی النبی صفحہ ۴۔۵، تفسیر ابن کثیر ۳/۶۹۰]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کے لیے نکلے تو آپ نے کوئی آدمی نہ پایا جو آپ کے پیچھے جاتا۔ حضرت عمر بھاگ پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پانی کا لوٹا لے کر پیچھے پہنچ گئے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی پینے کی جگہ پر سجدے میں دیکھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سے ہٹ گئے حتی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فرمایا: اے عمر آپ نے اچھا کیا کہ مجھے سجدے میں دیکھا تو ہٹ گئے۔ میرے پاس جبریل آئے تھے اور بتایا کہ: جب آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار صلوٰۃ پڑھے گا تو اللہ اس پر دس بار صلوٰۃ پڑھے گا اور دس درجات بلند کرے گا۔

(۳۴)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَاتَّبَعْتُہٗ حَتّٰی دَخَلَ نَخْلاً ، فَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ، حَتّٰی خَشِیْتُ أَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ قَدْ تَوَفَّاہُ قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَہٗ، فَقَالَ: مَا لَکَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ؟ قَالَ: فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ. قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ أَلَا أُبَشِّرُکَ ؟ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ [مسند احمد: ۱۹۱/۱، مستدرک حاکم: ۲۲۲/۱، الوفاصفحہ ۸۰۴]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہو گئے اور سجدے میں پڑ گئے۔ آپ نے اتنا لمبا سجدہ فرمایا کہ مجھے ڈر لگا کہ شاید آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ میں پریشان ہو کر قریب گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور بیٹھ گئے۔ مجھ سے فرمایا عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھ پر آپ کے وصال کا خوف طاری ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود پڑھے گا میں خود اس پر درود پڑھوں گا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں خود اس پر سلام بھیجوں گا۔ یہ بات مجھے اتنی پیاری لگی کہ میں نے شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا۔

(۳۵)۔ حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی غربت اور معاشی تنگدستی کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہا کرو خواہ کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، اسکے

Islam. The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بعد مجھ پرسلام کہا کرو(اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ )اوراسکے بعدصرف ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورۃ)پڑھا کرو۔اس آدمی نے اس پر عمل کیا۔اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کھول دیا حتی کہ اسکے پڑوسیوں اور رشتہ دار تک اسکا فیض پہنچا(القول البدیع صفحہ ۱۳۵)۔

(۳۶)۔ حضرت سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تَدْرُکُ الرَّجُلَ وَ وَلَدَہٗ وَ وَلَدَ وَلَدِہٖ رواہ ابن بشکوال بسند ضعیف (القول البدیع صفحہ ۱۳۶)۔

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا فیض پڑھنے والے کو بھی ملتا ہے اور اس کی اولاد اور اس کی اولاد کی اولاد تک اس کا فیض جاری ہوتا ہے۔

(۳۷)۔ ابوالقاسم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ:ایک آدمی سیدنا خضر علیہ السلام سے ملا۔اس آدمی نے کہا:سب سے افضل عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی ہے،اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنا ہے۔سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا:سب سے افضل درود وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے وقت اور اسے لکھاتے وقت پڑھا جائے۔زبان سے بیان ہو رہا ہو اور کتاب میں لکھا جا رہا ہو،کیا ہی لطف آئے اور کیا ہی سرور ہو۔جب ایسی مجلس میں لوگ حاضر ہوں تو میں ایسی مجلس میں حاضر ہوتا ہوں اِذَا اجْتَمِعُوْا لِذٰلِکَ حَضَرْتُ ذٰلِکَ الْمَجْلِسَ (القول البدیع صفحہ ۲۴۶۔۲۴۷)۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ ابوبکر بن مجاہد کے پاس بیٹھا تھا،اوپر سے حضرت ابوبکر شبلی آ گئے،انہیں دیکھ کر ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے،انہیں گلے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا،میں نے کہا حضور آپ شبلی کا اتنا احترام کر رہے ہیں حالانکہ آپ بھی اور بغداد کے سارے لوگ بھی انہیں مجنون سمجھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا:میں نے اسی طرح کیا ہے جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی،اوپر

Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



سے شبلی آ گئے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ شبلی کے ساتھ یہ سلوک کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنی نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ سورۃ کے آخر تک پڑھتا ہے، اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ،صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ،صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ میں نے شبلی سے یہ بات پوچھی تو انہوں نے اپنی اس پڑھائی کی تصدیق کی (القول البدیع صفحہ ۱۷۸، جلاء الافہام صفحہ ۲۱۲)۔

## تمام نبیوں پر درود پڑھو علیہم الصلوٰۃ والسلام

(۳۸)۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوا عَلیٰ أَنْبِیَآءِ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ کَمَا بَعَثَنِی صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِمْ [مسند الفردوس: ۳۷۱۰، جلاء الافهام صفحه ۱۹]۔ حسن لشواهده

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور اس کے تمام رسولوں پر صلوٰۃ بھیجا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا ہے جیسا کہ مجھے بھیجا ہے۔ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ سَلَامُهُ عَلَیْهِمْ۔

## غیر نبی پر مستقل درود شریف پڑھنا منع ہے

(۳۹)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَا یَنْبَغِی الصَّلوٰۃُ مِنْ اَحَدٍ عَلیٰ اَحَدٍ اِلَّا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم وَلٰکِنْ یُدْعیٰ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ بِالْمَغْفِرَةِ [ابن ابی شیبه جلد۲ صفحه ۴۰۱ ، فضل الصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم صفحه۶۷، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم: ۱۱۶۴۸، الشفاء: ۶۵/۲، تفسیر ابن کثیر جلد۳ صفحه ۶۹۹، الدر المنثور ۶۵۶/۶، مجمع الزوائد حدیث رقم: ۱۷۳۲۰ وقال رجاله رجال الصحیح]۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کی طرف سے کسی آدمی پر صلوٰۃ بھیجنا مناسب نہیں سوائے نبی پر، لیکن مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے مغفرت (رحمت اور رضوان) کی دعا کرنی چاہیے۔

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَأَمَّا السَّلَامُ فَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجُوَيْنِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا: هُوَ فِي مَعْنَى الصَّلَاةِ فَلَا يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَائِبِ، فَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ ، فَلَا يُقَالُ: عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَسَوَاءٌ فِي هٰذَا الْأَحْيَاءُ وَالْأَمْوَاتُ ، وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَيُخَاطَبُ بِهِ فَيُقَالُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَوْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، أَوْ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ، أَوْ: عَلَيْكُمْ ، وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ یعنی باقی رہا سلام! تو شیخ ابو محمد جوینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی صلوٰۃ کے معنی میں ہی ہے لہٰذا غائب کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا اور غیر نبی کے لیے نہیں پڑھا جائے گا اور نہیں کہا جائے گا علی علیہ السلام، اس میں زندہ اور فوت شدہ برابر ہیں، ہاں جو حاضر ہے اسے خطاب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: السلام علیکم، اور اس پر اجماع ہے (کتاب الاذکار للنووی صفحہ ۸۰)۔

حضرت علامہ سید عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرُ الْاَنْبِيَآءِ فَلَا يُقَالُ: عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْاَحْيَآءُ وَ الْاَمْوَاتُ فِيْهِ سَوَاءٌ ، غَيْرُ اَنَّ الْحَاضِرَ يُخَاطَبُ بِهٖ فَيُقَالُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ یعنی انبیاء کے علاوہ کسی اکیلے کیلئے استعمال نہیں کرنا چاہیے، پس نہیں کہا جائے گا: علی علیہ السلام، اور زندہ اور فوت شدہ اس میں برابر ہیں، سوائے اسکے کہ حاضر کو علیک السلام کہہ کر مخاطب کرنا جائز ہے (الحدیقۃ الندیہ جلد ۱ صفحہ ۹)۔

حضرت علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَأَمَّا السَّلَامُ فَنَقَلَ اللَّقَانِيُّ فِي شَرْحِ جَوْهَرَةِ التَّوْحِيدِ عَنْ الْإِمَامِ الْجُوَيْنِيِّ أَنَّهُ فِي مَعْنَى الصَّلَاةِ ، فَلَا يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَائِبِ وَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ فَلَا يُقَالُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَوَاءٌ فِي هَذَا الْأَحْيَاءُ وَالْأَمْوَاتُ إلَّا فِي الْحَاضِرِ فَيُقَالُ السَّلَامُ أَوْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَوْ عَلَيْكُمْ وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ ا هـ .

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



أَقُولُ: وَمِنَ الْحَاضِرِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْعِلَّةَ فِي مَنْعِ السَّلَامِ مَا قَالَهُ النَّوَوِيُّ فِي عِلَّةِ مَنْعِ الصَّلَاةِ أَنَّ ذٰلِكَ شِعَارُ أَهْلِ الْبِدَعِ، وَلِأَنَّ ذٰلِكَ مَخْصُوصٌ فِي لِسَانِ السَّلَفِ بِالْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا أَنَّ قَوْلَنَا عَزَّ وَجَلَّ مَخْصُوصٌ بِاللّٰهِ تَعَالَى، فَلَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَ عَزِيزًا جَلِيلًا۔

ترجمہ: سلام بھیجنے کا مسئلہ اس طرح ہے کہ لقانی نے جوہر التوحید کی شرح میں امام جوینی سے نقل کیا ہے کہ یہ صلوٰۃ کے معنی میں ہے، لہٰذا کسی غائب کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا، اور نہ ہی انبیاء کے علاوہ کسی پر اکیلے استعمال ہوگا، لہٰذا نہیں کیا جائے گا، علی علیہ السلام، اور اس میں زندہ اور فوت شدہ برابر ہیں، ہاں مگر حاضر کو السلام علیکم کہنا جائز ہے اور اس پر اجماع ہے۔

میں کہتا ہوں: کہ حاضر کی طرف سے السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ کہنا بھی جائز ہے، اور ظاہر ہے کہ سلام کو منع کرنے کی وجہ اور علت وہی ہے جو امام نووی نے صلوٰۃ کو منع کرنے کی علت بیان کی ہے، کہ یہ اہل بدعت کی پہچان اور شعار ہے، اور اسلیے بھی کہ یہ اسلاف کی زبان میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ ہم عزوجل کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں اور کوئی نہیں کہتا: محمد عزوجل، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز اور جلیل ہیں (ردالمحتار المعروف بہ فتاویٰ شامی جلد ۵ صفحہ ۵۳۱)۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْعِلَّةَ فِي مَنْعِ السَّلَامِ مَا قَالَهُ النَّوَوِيُّ فِي عِلَّةِ مَنْعِ الصَّلَاةِ مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ شِعَارُ أَهْلِ الْبِدَعِ وَأَنَّهُ مَخْصُوصٌ فِي لِسَانِ السَّلَفِ بِالْأَنْبِيَآءِ وَالْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كَمَا أَنَّ قَوْلَنَا: عَزَّ وَجَلَّ مَخْصُوصٌ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ فَلَا يُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ وَ إِنْ كَانَ عَزِيزاً جَلِيلاً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ اللَّقَانِيُّ: وَقَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ: اَلَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُحَقِّقُونَ وَأَمِيلُ إِلَيْهِ مَا قَالَهُ مَالِكٌ وَسُفْيَانٌ، وَاخْتَارَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْفُقَهَآءِ وَالْمُتَكَلِّمِينَ اَنَّهُ يَجِبُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



تَخصِيصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ الْأَنبِيَآءِ عَلَيهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالصَّلَاةِ وَالتَّسلِيمِ كَمَا يُختَصُّ اللّٰهُ سُبحَانَهُ عِندَ ذِكرِهٖ بِالتَّقدِيسِ وَالتَّنزِيهِ وَ يُذكَرُ مَنْ سِوَاهُم بِالْغُفرَانِ وَالرِّضَا كَمَا قَالَ تَعَالیٰ (رَّضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ) (المائدة: ۱۱۹) (یَقُولُونَ رَبَّنَا اغفر لَنَا وَلِإِخوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالْإِیمَانِ) (الحشر: ۱۰) وَأَیضاً أَنَّ ذٰلِکَ فِی غَیرِ مَنْ ذُکِرَ لَمْ یَکُنْ فِی الصَّدرِ الْأَوَّلِ وَإِنَّمَا أَحدَثَهُ الرَّافِضَةُ فِی بَعضِ الْأَئِمَّةِ وَالتَّشبِیهُ بِأَهلِ الْبِدعِ مَنهِیٌّ عَنهُ فَتَجِبُ مُخَالَفَتُهُم انتھی یعنی یہ ظاہر ہے کہ سلام کو منع کرنے کی وجہ وہی ہے جو امام نووی نے صلوٰۃ کو منع کرنے کی وجہ اور علت بیان کی ہے، کہ یہ اہل بدعت کا شعار اور ان کی پہچان ہے، اور یہ اسلاف کی زبان پر صرف انبیاء اور ملائکہ علیہم السلام کے لیے مخصوص ہے، جیسا کہ ہم عزوجل کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ سبحانہ کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں، محمد عزوجل کبھی نہیں کہا جاتا، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز بھی ہیں اور جلیل بھی۔ پھر لقانی فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض نے فرمایا: محققین اسی طرف گئے ہیں اور میرا بھی میلان اسی طرف ہے جو کچھ امام مالک اور سفیان نے فرمایا ہے اور متعدد فقہاء اور متکلمین نے اسے اختیار کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لیے صلوٰۃ اور سلام مخصوص سمجھنا چاہیے، جیسا کہ اللہ سبحانہ کے لیے تقدیس اور تنزیہ کے الفاظ مخصوص سمجھے جاتے ہیں۔ نبیوں کے علاوہ لوگوں کو مغفرت اور رضا کے الفاظ کے ساتھ بیان کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں رَّضِیَ اللّٰہُ عَنهُم وَرَضُوا عَنهُ فرمایا ہے اور یَقُولُونَ رَبَّنَا اغفر لَنَا وَلِإِخوَانِنَا الَّذِینَ سَبَقُونَا بِالْإِیمَانِ فرمایا ہے۔ یہ چیز ابتدائی دور میں نہیں ہوا کرتی تھی، اسے رافضیوں نے بعض ائمہ کے بارے میں ایجاد کیا، اور اہل بدعت سے مشابہت رکھنا منع ہے، لہٰذا ان کی مخالفت واجب ہے (روح المعانی پارہ ۹ زیر آیت التوبہ ۹۹)۔

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَأَمَّا السَّلَامُ فَهُوَ فِی مَعنَی الصَّلَاةِ فَلَا یُستَعمَلُ لِلغَائِبِ فَلَا یُفرَدُ بِهٖ غَیرَ الْأَنبِیَآءِ فَلَا یُقَالُ عَلِیٌّ عَلَیهِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



السَّلَامُ كَمَا تَقُوْلُ الرَّوَافِضُ وَ تَكْتُبُهٗ یعنی سلام بھی صلوٰۃ کے معنی میں ہے، یہ غائب کے لیے استعمال نہیں ہوتا، اسے انبیاء کے علاوہ کسی کے لیے مخصوص نہیں کرنا چاہیے، نہیں کہنا چاہیے علی علیہ السلام جیسا کہ روافض کہتے ہیں اور لکھتے ہیں (روح البیان ۱۱/ ۱۱۷)۔

بہارِ شریعت کے مصنف حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا نبی وملک کے ساتھ خاص ہے، غیر نبی وملک کے نام کے ساتھ علیہ السلام کہنا منع ہے، اہلِ بیت کرام کے اسمائے طیبہ کے ساتھ علیہ السلام کہنا رافضیوں کا طریقہ ہے، بعض ناواقف سنی بھی انہیں سے سن کر اس طرح بولتے ہیں اس سے احتراز چاہیے (فتاویٰ امجدیہ جلد۴ صفحہ ۲۶۲)۔

اے عزیز! اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی محبت ہر مسلمان کا جزوِ ایمان ہے۔ مسلمانوں کے بارے میں بدگمانی کرنا اوران پر بغض اہل بیت کی الزام تراشی کرنا کسی خوفِ خدا رکھنے والے کو زیب نہیں دیتا۔ اگر غیر نبی کو علیہ السلام کہنا جائز ہوتا تو ہم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام ضرور کہتے، اور اگر ہم ان کے لیے بھی یہ لفظ استعمال نہ کریں تو یہ ہماری نیک نیتی اور صحابہ و اہل بیت سے ایک جیسی محبت کا واضح ثبوت ہے۔ تفریق تم خود کرو اور بغض کا الزام دوسروں پر لگاؤ، بے انصافی کی انتہا ہوگئی۔

اب چند باتیں غور سے پڑھیے، انشاء اللہ واضح ہو جائے گا کہ مختلف کتابوں میں کاتبوں نے اپنی مرضی استعمال کی ہے جس سے مصنفین کا کوئی تعلق نہیں۔

(۱)۔ حدیث کی کتابوں میں کاتبوں نے ابوبکر علیہ السلام، عمر علیہ السلام اور علی علیہ السلام سب کچھ لکھ دیا ہے۔ مثلاً: مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۷، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ: ۲۳۷۸۔ قاضی باقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر الصدیق صلوات اللہ علیہ، عمر بن الخطاب صلوات اللہ علیہ اور علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ لکھا ہے (الانتصار للقرآن صفحہ ۱۶۹، ۱۷۲، ۱۷۶)۔

(۲)۔ بیروت والی بخاری شریف میں فضائل اصحاب النبی ﷺ کے عنوانات میں چاروں خلفائے راشدین کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے مگر پاکستان کی چھپی ہوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بخاری شریف میں خلفاء راشدین اور سیدہ زہراء علیہم الرضوان کے عنوانات کے ساتھ کچھ بھی نہیں لکھا۔

(۳)۔احادیث کی سند میں پاکستان کی چھپی ہوئی بخاری شریف میں بھی سیدنا علی کے اسمِ گرامی کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہوا ہے۔ بیروت والی بخاری میں بھی بار بار علی رضی اللہ عنہ لکھا گیا ہے مگر بعض جگہ علی علیہ السلام لکھا ہوا ہے اور مناقبِ سیدہ زہراء کے عنوان کے تحت بھی علیہا السلام لکھا ہوا ہے۔

(۴)۔مصنف عبدالرزاق کی کتاب المغازی میں باب استخلاف ابی بکر وعمر رحمہما اللہ لکھا ہوا ہے، تاریخ طبری میں ابوبکر رحمہ اللہ لکھا ہوا ہے (تاریخ الطبری جلد۲ صفحہ ۲۲۶) اور باب تزویج فاطمۃ رحمۃ اللہ علیہا بھی لکھا ہوا ہے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے اسمِ گرامی کے ساتھ بھی حاکم نے رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے (مستدرک حاکم:۴۸۸۰)۔

معلوم ہوا کہ اگر مصنفین نے خود صلوات یا سلام یا رحمت کے الفاظ لکھے ہیں تو پھر سب کے لیے بلا تفریق لکھے ہیں، اور اگر کہیں تفریق پائی جاتی ہے تو یہ کاتب کا کمال ہے۔

(۵)۔بعض علماء مثلاً علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ خود لکھتے ہیں کہ غیر نبی کے لیے علیہ السلام نہیں لکھنا چاہیے۔ لیکن اگر خود ان کی اپنی کتاب میں علی علیہ السلام لکھا ہوا مل جائے تو یہ ساری باتیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ سب کاتبوں کی کارستانی ہے۔

(۶)۔اس تحقیق پر ہم ایک تائید پیش کر دینا بھی مناسب سمجھتے ہیں: چنانچہ علامہ ابنِ کثیر علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

وَ قَدْ غَلَبَ هٰذَا فِیْ عِبَارَةِ كَثِیْرٍ مِّنَ النَّسَّاخِ لِلْكُتُبِ ، اَنْ یُّفَرَّدَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَنْ یُّقَالَ: عَلَیْهِ السَّلَامُ ، مِنْ دُوْنِ سَائِرِ الصَّحَابَةِ ، اَوْ : كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ وَ هٰذَا وَ اِنْ كَانَ مَعْنَاهُ صَحِیْحاً ، لٰكِنْ یَنْبَغِیْ اَنْ یُّسَوّٰی بَیْنَ الصَّحَابَةِ فِیْ ذٰلِكَ ، فَاِنَّ هٰذَا مِنْ بَابِ التَّعْظِیْمِ وَ التَّكْرِیْمِ ، فَالشَّیْخَانِ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانُ اَوْلٰی بِذٰلِكَ مِنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ یعنی میں کہتا ہوں کہ: کتابوں کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کثیر کاتبوں کی عبارت میں صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام لکھا ہے باقی صحابہ کے ساتھ ایسا نہیں لکھا۔ یا کرم اللہ وجہہ لکھا ہے۔ اگرچہ معنی اور مفہوم کے لحاظ سے یہ صحیح ہے، لیکن چاہیے یہ کہ اس معاملے میں تمام صحابہ کے درمیان برابری رکھی جائے (یعنی علی کرم اللہ وجہہ کہنا بالکل صحیح اور جائز ہے لیکن پھر اسی طرح ابوبکر کرم اللہ وجہہ کہنے پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے)۔ اس چیز کا تعلق تعظیم اور تکریم سے ہے، تو شیخین یعنی سیدنا ابوبکر صدیق وعمر فاروق اور امیر المومنین عثمان غنی اسکے زیادہ حقدار ہیں بہ نسبت سیدنا علی المرتضیٰ کے رضی اللہ عنہم اجمعین (تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۶۹۹)۔

باب سوم:

## درود شریف نہ پڑھنے پر وعیدیں

(۴۰)۔ وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرمَذِی [ترمذی حدیث رقم: ۳۵۴۵، مسند احمد حدیث رقم: ۷۴۶۹، مستدرك حاكم حديث: ۲۰۵۴]۔

اخرج الحاكم الفقرة الاولیٰ واخرج مسلم الفقرة الاخيرة، والحديث صحيح له شواهد كثيرة عن جماعة الصحابة خرجها الحافظ المنذرى فى الترغيب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اس کی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس کے سامنے اس کے ماں باپ یا ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(۴۱)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمَذِی [ترمذی حدیث رقم:٣٥٤٦ ، مسند احمد حدیث رقم:١٧٤١، شعب الایمان للبیهقی حدیث رقم:١٥٦٦، مستدرك حاكم حدیث:٢٠٥٣]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جسکے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(۴۲)۔ عَنْ قَتَادَةَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَا يُصَلِّيْ عَلَيَّ [جلاء الافهام صفحه١٩٣، القول البديع صفحه ١٥٢]۔مرسل صحيح و له شواهد

ترجمہ: حضرت قتادہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ظلم کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(۴۳)۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : كَفٰى بِهٖ شُحًّا اَنْ اُذْكَرَ عِنْدَهُ ثُمَّ لَا يُصَلِّي عَلَيَّ [ابن ابی شیبه جلد٢ صفحه٣٩٩]۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ) فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے بخیل ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا نام لیا جائے، پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(۴۴)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوقُوفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَئٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمَذِی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



[ترمذی حدیث رقم:٤٨٦]۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو۔

(۴۵)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ دُعَآءٍ اِلَّا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ السَّمَآءِ حِجَابٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا صُلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِنْخَرَقَ الْحِجَابُ وَ اسْتُجِيْبَ الدُّعَآءُ ، وَ اِذَا لَمْ يُصَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْتَجِبِ الدُّعَآءِ [مسند الفردوس :٦١٤٨، خصائص کبریٰ جلد ٢ صفحه٤٥٦]۔ضعیف

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص دعا مانگتا ہے تو ایک پردہ اسے آسمان پر نہیں چڑھنے دیتا جب تک وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے۔ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے تو وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دعا قبول ہو جاتی ہے اور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھا جاتا تو دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضرت ابوسلیمان درانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ سے شروع کرے، پھر اپنی حاجت مانگے، آخر میں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھے، اللہ تعالیٰ درود شریف کو ضرور قبول فرماتا ہے اور اس کی شانِ کریمی سے بہت بعید ہے کہ ان دونوں کے درمیان والی چیز کو قبول نہ کرے (تفسیر قرطبی جلد ۱۴ صفحہ ۲۰۹)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب شعر چسپاں فرمایا ہے:

مور مسکیں ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دست در پائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

ترجمہ: چیونٹی بے چاری کی یہ خواہش تھی کہ کسی طریقے کعبہ میں پہنچ جائے۔اس نے اپنا ہاتھ کبوتر کے پاؤں میں رکھ دیا تو یکا یک پہنچ گئی۔

(۴۶)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً فَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهٖ إِلَّا كَانَ مَجْلِسُهُمْ عَلَيْهِمْ تِرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُمْ، وَإِنْ شَآءَ آخَذَهُمْ

[ابو داؤد:٤٨٥٥، ترمذی:٣٣٨٠، مستدرك حاكم حديث: ٢٠٥٥]۔صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور اس کے نبی پر صلوٰۃ نہیں بھیجتے تو یہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن حسرت و پشیمانی کا سبب ہوگی۔اللہ تعالی کی مرضی ہے انہیں معاف کر دے اور اس کی مرضی ہے انہیں پکڑ لے۔

(۴۷)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، وَلَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ [رواه ابن ماجة:٤٠٠]۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کوئی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اور اس کا کوئی وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور اس کی کوئی نماز نہیں جس نے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ نہیں پڑھی اور اس کی کوئی نماز نہیں جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔

(۴۸)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَاةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَّا قَامُوْا عَنْ أَنْتَنَ مِنْ جِيْفَةٍ [السنن الكبرى للنسائی:٩٨٨٦، ١٠٢٤٤، ابو داؤد طيالسی:١٨٦٣، شعب الايمان للبيهقی:١٥٧٠، جلاء الافهام:٤٤]۔ صحيح على شرط مسلم

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مل بیٹھتے ہیں اور اللہ عزوجل کا ذکر کیے بغیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھے بغیر اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو یہ اسی طرح ہے جیسے بدبودار مردار پر سے اٹھ کر چلے گئے ہوں۔

(۴۹)۔ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا مَجْلِساً ثُمَّ قَامُوْا مِنْهُ لَمْ يَذْكُرُوْا اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، إِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ تِرَةً [اخرجه الطبرانی كما فی مجمع الزوائد ١٠/٧٩]۔ و قال الهيثمی رجاله وثقوا و للحديث شواهد

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کچھ لوگ مل کر بیٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر مقدس کیے بغیر اور نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ پڑھے بغیر اٹھ جاتے ہیں۔ تو اس مجلس پر انہیں ضرور بضرور پشیمانی ہوگی۔

☆......☆

باب چہارم:

# درود شریف پڑھنے کے مواقع

## روزانہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اجر

(۵۰)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَسَلَّمَ :مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرىٰ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

[جلاء الافهام صفحه ۲۹، القول البديع صفحة ۱۳۱]۔ لا باس به

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک ہزار بار روزانہ صلوٰۃ پڑھی وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا ٹھکانہ جنت میں نہ دیکھ لے۔

## صبح شام دس بار درود شریف

(۵۱)۔ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْراً وَ حِيْنَ يُمْسِی عَشْراً اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رواه الطبرانی [الجامع الصغير :۸۸۱۱]۔ و قال صحيح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر صبح کے وقت دس بار صلوٰۃ پڑھی اور شام کے وقت دس بار صلوٰۃ پڑھی قیامت کے دن اسے میری شفاعت پہنچ پڑے گی۔

## جمعہ کے دن درود شریف کی خصوصی سماعت

(۵۲)۔ عَنْ اَبِی الدَّرداءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يومَ الجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مِثْلَهٗ عَنْ اَوس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ [ابن ابی شيبه جلد۲ صفحه۳۹۸ ، ابن ماجة حديث رقم:۱٦۳۷]۔

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے۔

(۵۳)۔ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ [ابن ابی شیبه جلد ۲ صفحه ۳۹۹، و رواه الحاکم فی المستدرك عن ابی مسعود الانصاری رضی اللّٰه عنه حدیث:۳۶۲۸]۔ صحیح وله شواهد۔

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو، یہ میرے سامنے پیش ہوتا ہے۔

(۵۴)۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَلصَّلٰوةُ عَلَيَّ نُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ ، فَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُ ثَمَانِيْنَ عَاماً [الجامع الصغير حديث :۵۱۹۱]۔و قال حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر روشنی کا سبب ہے، جس نے مجھ پر جمعہ کے دن ۸۰ مرتبہ درود پڑھا اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہو گئے۔

## اذان کے بعد درود شریف

(۵۵)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ العَاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صَلُّوا عَلَيَّ ، فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشراً ، ثُمَّ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّھَا مَنْزِلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ لَاتَنبَغِی اِلَّا لِعَبدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرجُو اَنْ اَکُونَ اَنَا ھُوَ ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَۃُ رَوَاہُ مُسْلِم[مسلم حدیث رقم:٨٤٩ ، ابو داؤد حدیث رقم :٥٢٣ ، ترمذی حدیث رقم:٣٦١٤ ، نسائی حدیث رقم:٦٧٨]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔ لہٰذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(٥٦)۔ عَنْ جَابِرِ بنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِینَ یَسمَعُ النِّدَآءَ ، اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلوٰۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیلَۃَ وَالْفَضِیلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَحمُودَنِ الَّذِیْ وَعَدتَّہٗ ، حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِی یَومَ القِیٰمَۃِ رَوَاہُ البُخَارِی وَالتِّرمَذِی وَاَبُودَاؤد وَالنَّسَائِی وَابْنُ مَاجَۃَ [بخاری حدیث رقم:٦١٤، ابو داؤد حدیث رقم:٥٢٩، ترمذی حدیث رقم:٢١١ ، نسائی حدیث رقم:٦٨٠، ابن ماجۃ حدیث رقم:٧٢٢]۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے میرے اللہ، اے اس کامل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(۵۷)۔ سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہر صبح کی اذان سے پہلے بلا ناغہ ایک دعا مانگتے تھے جس کی تفصیل اس طرح ہے:

عَنِ امْرَأَةٍ بَنِی النَّجَّارِ قَالَت کَانَ بَیتِی مِنْ اَطوَلِ بَیتٍ، کَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَکَانَ بِلالٌ یُؤَذِّنُ عَلَیهِ الْفَجرَ فَیَأْتِی بِسَحَرٍ فَیَجلِسُ عَلَی الْبَیتِ یَنظُرُ اِلَی الْفَجرِ، فَاِذَا رَآہُ تَمطّیٰ، ثُمَّ قَالَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَحمَدُکَ وَاَستَعِینُکَ عَلیٰ قُرَیشٍ اَن یُقِیمُوا دِینَکَ، قَالَت ثُمَّ یُؤَذِّنُ، قَالَت وَ اللّٰہِ مَاعَلِمتُ کَانَ تَرَکَھَا لَیلَةً وَاحِدَةً یَعنِی ھٰذِہِ الْکَلِمَاتِ رَوَاہُ اَبُودَاؤد [ابو داؤد حدیث رقم: ۵۱۹]۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ

ترجمہ: بنونجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا۔ جو مسجد کے اردگرد تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آ جاتے تھے، گھر کے اوپر چڑھ کر فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر ابھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی پر درود۔ اذان کے بعد درود شریف کا حکم حدیث میں بھی موجود ہے ثُمَّ صَلُّوا عَلَیَّ یعنی اذان کے بعد مجھ پر درود پڑھو (مسلم: ۸۴۹)۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



درود شریف عبادتِ مؤقّتہ نہیں جس پر وقت کی قیداور پابندی ہو بلکہ اس کا حکم مطلق ہے۔آج کل اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے یہ جائز اور مستحسن ہے، معتبر علماء نے اسے بدعتِ حسنہ قرار دیا ہے۔مثلاً امام عبدالوہاب شعرانی ، امام سخاوی اور علامہ علاءالدین حصکفی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ مصر میں شیعوں کی حکومت تھی تو انہوں نے اپنے بادشاہ اوراس کے وزراء پراذان کے ساتھ سلام شروع کر دیا۔بادشاہ مرگیا تو اس کی جگہ اس کی بہن حکمران بنی۔شیعوں نے اس عورت پر اوراس کی وزیر عورتوں پر اذان کے ساتھ سلام پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت سنبھالی تو انہوں نے اس بدعت کو ختم کیا اور مؤذنوں کو حکم دیا کہ اس بدعت کی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا کریں۔ یہ حکم تمام شہروں اور دیہات والوں کو دیا۔ اللہ تعالیٰ اسے جزائے خیر عطا فرمائے فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا (کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۹۵،القول البدیع صفحہ ۱۹۶،الدرالمختار علیٰ ہامش الشامی جلد ا صفحہ ۲۸۷)۔

یہ وہ زمانہ تھا جب سپیکر نہیں ہوتے تھے۔کسی نیک کام کو شروع کرنے کے بعد اسے بند کرنا مناسب نہیں ہوتا خصوصاً درود شریف جس کے فضائل میں احادیث مجموعی طور پر متواتر ہیں اور اسے پڑھنا نہایت خوش نصیبی ہے۔اور اگر کسی کو اس سے اختلاف بھی ہو تو کم از کم دوسروں کو منع نہ کرے۔

دوسری طرف یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے میں ہماری نیت محض اللہ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہونی چاہیے۔کسی کو جلانا اور مقابلہ بازی مقصود نہ ہو۔ یہ باتیں اخلاص کے لیے بہت نقصان دِہ ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ اس موقع پر مروجہ طریقے سے درود شریف پڑھنا محض مباح یا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے۔سنت یا واجب ہرگز نہیں۔اگر کسی نے سنت یا واجب یا ضروری سمجھا تو یہ صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



معنی میں بدعت ہوگی۔

اہل سنت کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ جب مؤذن رسالت کی گواہی دے تو سننے والے کو چاہیے کہ پہلی بار کہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اور دوسری بار سنے تو اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھے اور پڑھے: قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَللّٰھُم مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ یعنی یارسول اللہ میری آنکھ کی ٹھنڈک آپ کی وجہ سے ہے، اے اللہ مجھے سننے اور دیکھنے کی دولت سے نواز (طحطاوی صفحہ ۲۰۵، ردالمحتار یعنی فتاویٰ شامی جلد ا صفحہ ۲۹۳، روح البیان جلد ا صفحہ ۱۱۸)۔

## نماز میں درود شریف

(۵۸)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ [مسلم حديث رقم:۸۹۷ ، بخاری حديث رقم:۸۳۱ ، ابو داؤد حديث رقم:۹۶۸ ، ترمذی حديث رقم:۱۱۰۵، نسائی حديث رقم:۱۱۶۳، ابن ماجة حديث رقم:۱۸۹۲]۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قران کی سورۃ سکھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔ سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے اعمال، اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہتے وقت حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سامنے حاضر سمجھنا اور نہایت ادب اور احترام کے ساتھ آپ کا خیال دل میں لانا چاہیے۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَاحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ وَ شَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَ قُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ الخ یعنی اپنے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر سمجھ اور آپ کی کریم ہستی کو دیکھ اور عرض کر: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ اور اس بات کا یقین رکھو کہ یہ سلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جواب میرے سلام سے بہتر انداز میں دیں گے وَ یَرُدُّ عَلَیْکَ مَا ھُوَ اَوْفٰی مِنْہُ (احیاء العلوم صفحہ ۲۱۴)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ایں حکم بجہتِ سریانِ حقیقتِ محمدیہ است در ذرائرِ موجودات و افرادِ ممکنات ، پس آنحضرت در ذاتِ مصلیان حاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوارِ قرب و اسرارِ معرفت تنور و فائز گردد یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ پڑھنے کا حکم اس لحاظ سے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ موجودات کے ذرے ذرے میں اور کائنات کے ہر ہر فرد میں جاری وساری ہے، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازیوں کی ذات میں حاضر ہیں، پس نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس حاضری سے غافل نہ ہوتا کہ قرب کے انوار اور معرفت کے اسرار سے منور اور فیض یاب ہو جائے (اشعۃ اللمعات جلد ا صفحہ ۴۳۰)۔

(۵۹)۔ حضرت سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



نے پوچھا یارسول اللہ آپ پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں تو فرمایا کہو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

[بخاری حدیث رقم:٣٣٦٩، مسلم حدیث رقم: ٩١١]۔

درودِ ابراہیمی میں پڑھا جاتا ہے کہ اے میرے اللہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اسی طرح درود بھیج جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر بھیجا۔ یہاں نفسِ رحمت میں تشبیہ دی گئی ہے اور مشبہ بہ میں وجہ تشبیہ کا اقویٰ ہونا ضروری نہیں ہوتا جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ (القصص:٧٧) اور حدیث میں ہے اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ ۔ درودِ ابراہیمی میں تشبیہ من کل الوجوہ بھی مراد نہیں ہے کہ اس سے نبوت کا اجراء ثابت کیا جائے ورنہ لازم آئے گا کہ مستقل اور کتابی نبوت بھی جاری ہو۔

یہ درود شریف زیادہ تر نماز کے لیے موزوں ہے اس لیے کہ نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہہ کر سلام پیش کیا جاتا ہے اور صلوٰۃ کی کمی درودِ ابراہیمی سے پوری کر دی جاتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ صلوٰۃ اور سلام الگ الگ پڑھنا منع ہے۔ اس لیے کہ کئی مواقع پر محض صلوٰۃ اور بعض مواقع پر محض سلام پڑھنا بھی منقول ہے۔ البتہ صلوٰۃ کے ساتھ سلام کو بھی ملحوظ رکھنا مستحب ہے۔

## آل سے کون لوگ مراد ہیں

(٦٠)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ ؟ فَقَالَ کُلُّ تَقِیٍّ وَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ : اِنْ اَوْلِیَاءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا آلِ محمد کون ہیں؟ تو فرمایا: ہر پرہیزگار آلِ محمد ہے۔ آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھی اللہ کے بندے صرف وہی ہیں جو متقی پرہیز گار ہیں (المعجم الاوسط للطبرانی : ۳۳۳۲، المعجم الصغیر ۱/ ۱۱۵، الشفاء ۲/ ۶۶، غنیۃ الطالبین صفحہ ۲۷۲،۲۷۳)۔ بے شمار علمائے اہل سنت نے اسی بات کی تصریح کی ہے (مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۴، مطلع القمرین صفحہ ۱۸، ۱۹ از اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۸ از حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ)۔

سیدنا امام جعفر صادق قدس سرہ اپنے والد ماجد سیدنا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ: كَانَ آلُ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُدْعَوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا تھا۔ یہ حدیث تین مختلف سندوں کے ساتھ منقول ہے (فضائل الصحابہ للدارقطنی: ۶۸، ۶۹، ۷۰)۔

(۶۱)۔ حدیث شریف میں ہے کہ ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ ساتھ وصیت کرتے ہوئے چلتے گئے، حضرت معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدل چل رہے تھے۔ جب وصیت کرتے کرتے فارغ ہوئے تو فرمایا اے معاذ! شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو، اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو ساتھ ہی میری قبر بھی ہو۔ حضرت معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق کے جوش میں رونے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ شریف کی طرف چہرۂ انور پھیر کر فرمایا: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِىَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا حَيْثُ كَانُوْا یعنی لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب متقی ہوں گے، جو بھی ہوں، جہاں بھی ہوں (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۴۱)۔

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اپنی آل میں کیا۔ دوسری جگہ لکھتے ہیں: فرزندِ خود خوانداست مارا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مجھے اپنا فرزند قرار دیا ہے (رسالہ روحی صفحہ ۴۶)۔

واضح ہو گیا کہ آل میں تمام ازواجِ مطہرات، چاروں خلفائے راشدین، چاروں شہزادیاں، حسنین کریمین اور امت کے تمام متقی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ بعض اوقات آل کے بعد ازواج اور ذریت اور اہل بیت اور صحابہ کے الفاظ جدا بھی بولے جاتے ہیں، اس کی وجہ ان ہستیوں کا خصوصی اعزاز ہے، اس کی یہ وجہ نہیں کہ یہ آل میں شامل نہیں تھے۔

## مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود شریف

(۶۲)۔ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ، وَلْيَقُلْ :اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ , فَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ :اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ ."

[السنن الکبری للنسائی:۹۹۱۸، ابن ماجه:۷۷۳، ابن حبان :۲۰۴۷]. صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی پر صلوٰۃ پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب مسجد سے باہر نکلے تو نبی پر درود پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

(۶۳)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اُمِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ ابْنَتِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذَا دَخَلْتِ الْمَسْجِدَ فَقُوْلِیْ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ سَهِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ، فَاِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُوْلِیْ كَذٰلِکَ اِلَّا اَنَّهٗ فَقَالَ: وَ سَهِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ [ترمذی:۳۱۴، ابن ماجه : ۷۷۱]۔ صحیح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حسن اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جب مسجد میں داخل ہوتو کہو: بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ سَھِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور جب مسجد سے نکلو تو اسی طرح کہو اور یہ اضافہ بھی فرمایا کہ: وَ سَھِّلْ لِیْ اَبْوَابَ رِزْقِکَ ۔

## حج اور عمرہ میں تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف

(٦٤)۔ عَنْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ابْنَ مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ : کَانَ یُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِیَتِهٖ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

[جلاء الافهام صفحه١٩٦]۔

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ: جب آدمی تلبیہ سے فارغ ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اس کے لیے مستحب سمجھا جاتا تھا۔

## روضۂ انور پر درود شریف

شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر انور میں دنیا کی زندگی کی طرح زندہ سمجھا جائے۔ حدیث پاک میں کہ:

(٦٥)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ : اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ [مسند ابی یعلی حدیث رقم:٣٤٢٥، مجمع الزوائد حدیث رقم:١٣٨١٢]۔ وَھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

روضۂ انور کو ہاتھ لگانے کے لیے ہنگامہ کرنا، جالیوں پر گرنا اور بوسہ دینے کے لیے زبردستی کرنا بے ادبی ہے۔ اگرچہ بوسہ دینا بذاتِ خود جائز سہی لیکن موجودہ حالات میں خصوصاً ہجوم کی صورت میں ایسا نہیں کرنا چاہیے، تا کہ کہیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزاجِ اقدس پر گراں نہ گزرے۔ اور اگر سبھی لوگ اسی طرح کرنے لگ گئے تو نظم و ضبط میں سخت خلل آئے گا۔

قبرِ انور سے کم از کم چار ہاتھ پیچھے ہٹ کر نہایت ادب کے ساتھ نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر، روضہ انور کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونا چاہیے اور یوں عرض کرنا چاہیے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

(٦٦)۔ وَعَن ابنِ اَبِی فُدَیکٍ قَالَ سَمِعتُ بَعضَ مَن اَدرَکتُ یَقُولُ بَلَغنَا اَنَّہٗ مَن وَقَفَ عِندَ قَبرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم فَتَلَا ھٰذِہِ الْآیَۃَ : اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ صَلَی اللّٰہَ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ یَقُولُھَا سَبْعِینَ مَرَّۃً نَادَاہُ مَلَکٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَکَ حَاجَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوزِی فِی الوَفَا ، وَ قَالَ بَعضُ زُوَّارِ قَبرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

اَتَیتُکَ رَاجِلاً وَوَدِدْتُ اَنِّی مَلَکْتُ سَوَادَ عَینِی أَمتَطِیہِ

وَمَالِی لَا أُسِیرُعَلَی الْمَسَآقِی اِلیٰ قَبرٍ رَسُولُ اللّٰہِ فِیہِ

رَوَاہُ ابْنُ الْجَوزِیُ فِی الْوَفَا[الوفا ٢/١٠٨]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی اِنَّ اللہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو آنے والے کسی عاشق نے عرض کیا: میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی ڈھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

(٦٧)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَراً اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَآءَ قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ رَوَاہُ مُحَمَّد [مؤطا امام محمد صفحة ٣٩٦]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے تو سیدھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(٦٨)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَاْتِیَ قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَ تَجْعَلَ ظَھْرَکَ اِلَی الْقِبْلَةِ وَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْھِکَ ثُمَّ تَقُوْلَ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَتُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ رَوَاہُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ فِی مُسْنَدِہٖ [مسند امام اعظم حديث رقم: ١٠٠]۔

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کر لے اور قبر انور کی طرف منہ کر لے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَتُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ روضہ انور پر حاضری کے وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام عرض کرے، پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کرے پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کرے، ان دونوں اللہ کے پیاروں سے عرض کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میری سفارش فرمائیں (فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۲۶۶)۔

**(۶۹)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ دِينَارٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلىٰ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وَ عَلىٰ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ** [مؤطا امام مالك كتاب قصر الصلوة فى السفر ، باب ما جاء فى الصلوة على النبى حديث رقم:۶۸]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر ٹھہرے ہوئے دیکھا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا، اور حضرت ابوبکر پر اور حضرت عمر پر رضی اللہ عنہما۔

## مسلمان بھائی سے ملاقات کے وقت درود شریف

**(۷۰)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ يَسْتَقْبِلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، وَيُصَلِّيَانِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى تُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا، مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ** [مسند ابى يعلى: ۲۹۶۰]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دو آپس میں محبت کرنے والے بندے ایک دوسرے کے سامنے آتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## اندھیری رات اور چمکتے دن میں درود شریف

(۷۱)۔ عَنْ اَنَسٍ وَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَةِ الْغَرَّآءِ وَ الْیَوْمِ الْاَزْهَرِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ رواه البیهقی فی شعب الایمان و ابن عدی [الجامع الصغیر:۱۴۰۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اندھیری رات میں اور روشن دن میں کثرت سے صلوٰۃ پڑھا کرو۔ تمہاری صلوٰۃ مجھ پر پیش کی جاتی ہے۔

## درود شریف کی برکت سے دعائیں قبول

(۷۲)۔ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلَیَّ وَاجْتَهِدُوْا فِی الدُّعَآءِ وَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ [النسائی : ۱۲۹۲]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: مجھ پر صلوٰۃ پڑھو اور خوب دعا مانگا کرو اور کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

(۷۳)۔ عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلاً یَدْعُوْ فِیْ صَلَاتِهٖ لَمْ یُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ أَیُّهَا الْمُصَلِّیْ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلاً یُصَلِّیْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَحَمِدَہٗ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ [الترمذی: ۳۴۷۶، سنن النسائی: ۱۲۸۴]۔ الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو اپنی نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا، اس نے اللہ تعالیٰ کی تمجید بیان نہیں کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ نہیں پڑھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے جلدی کی اے نمازی! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طریقہ سمجھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسرے آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے سنا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی تمجید بیان کی اور اس کی حمد کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا مانگ قبول ہوگی۔ سوال کر تجھے عطا ہوگا۔

## یادداشت کا علاج

(۷۴)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: اِذَا نَسِیْتُمْ شَیْئاً فَصَلُّوْا عَلَیَّ تَذْکُرُوْہُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ [جلاء الافہام صفحہ ۲۱۰، القول البدیع ۲۲۷]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں کوئی چیز بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھا کرو انشاء اللہ یاد آ جائے گی۔

(۷۵)۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَنْ خَافَ عَلٰی نَفْسِہِ النِّسْیَانَ فَلْیُکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ [القول البدیع صفحہ ۲۲۷ و عزاہ الی ابن بشکوال بسند منقطع]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جسے اپنے نسیان کا خوف ہو وہ نبی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھے۔

## درود شریف لکھنے کی فضیلت

(۷۶)۔ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ کَتَبَ عَنِّیْ عِلْماً فَکَتَبَ مَعَہٗ صَلٰوَاتٍ عَلَیَّ لَمْ تَزَلْ فِیْ آخِرٍ قُرِئَ ذَالِکَ الْکِتَابُ [القوال البدیع صفحہ ۲۴۸]۔ اخرجہ الدارقطنی و ابن بشکوال من طریقہ و ابن مندی و ابن الجوزی ایضاً

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری طرف سے علم کو تحریر کیا (یعنی حدیث پاک لکھی) اور اس کے ساتھ مجھ پر صلوٰۃ لکھی تو جب تک کتاب پڑھی جاتی رہے گی صلوٰۃ بھی جاری رہے گی۔

(۷۷)۔ وَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَةُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِکَ الْکِتَابِ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث :۱۸۳۵، القول البدیع صفحہ۲۴۸]۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے مجھ پر کتاب میں صلوٰۃ لکھی فرشتے اس وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا۔

اس طرح کی احادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے علماء نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ''ص'' لکھنے یا ''صلعم'' لکھنے سے منع فرمایا ہے اور مکمل درود شریف لکھنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَ قَدِ اسْتَحَبَّ اَهْلُ الْعِلْمِ اَنْ یُّکَرِّرَ الْکَاتِبُ الصَّلَاةَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کُلَّمَا کَتَبَہٗ قَالُوْا وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّرْمُزَ بِالصَّلَاةِ کَمَا یَفْعَلُہُ الْکُسَالٰی وَ الْکَهْلَةُ وَ عَوَامُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



الطَّلَبَةِ فَيَكْتُبُوْنَ صُوْرَةَ (صلعم) بَدْلاً مِّنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. یعنی اہل علم نے پسند فرمایا ہے کہ لکھنے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمِ گرامی کو جب بھی لکھے تو صلوٰۃ کو بھی ہر بار لکھے، اور صلوٰۃ شریف کا اشارہ نہ لکھے جیسا کہ سست اور کاہل لوگ اور ناسمجھ طالب علم کرتے ہیں اور وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ صلعم لکھ دیتے ہیں۔

امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد سے واضح ہو گیا کہ صلعم لکھنا خلافِ اولیٰ اور نامناسب ہے۔ بعض علماء نے اسے حرام قرار دیا ہے لیکن ہمیں اس کی حرمت پر کوئی قطعی دلیل میسر نہیں آئی جس میں حرمت ثابت کرنے کی پاور ہو۔

☆......☆

باب پنجم:

# صلوٰۃ وسلام کے صیغے

## صیغوں پر کوئی پابندی نہیں

قرآن شریف میں صلوٰۃ وسلام کا مطلق حکم دیا گیا ہے جس کی تعمیل کسی طریقے سے بھی کر دینا جائز ہے۔ البتہ افضل طریقہ وہی ہوگا جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا ہو۔ لیکن آپ پڑھ چکے ہیں کہ خود حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود شریف کے اس قدر کثیر التعداد صیغے منقول ہیں کہ قاری کو اس بات کا شرح صدر ہو جاتا ہے کہ صیغوں کی جائز اختراع کی بالکل اجازت ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا عبداللہ ابن مسعود اور سیدنا ابن عباس سمیت کثیر صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے بھی ایسے صیغے منقول ہیں جو کسی مرفوع حدیث میں بیان نہیں ہوئے۔ اگر نئے صیغے منع ہوتے تو یہ سب اللہ کے پیارے ہرگز یہ کام نہ کرتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



امت کے مجددین، محدثین اور فقہاء سے بھی ایسے ایسے صیغے منقول ہیں اور کتابوں میں موجود ہیں جو مرفوع احادیث میں بیان نہیں ہوئے۔ اگر ان صیغوں کو بدعت اور گمراہی کہا جائے تو امت کے ان تمام اساتذہ کو بدعتی اور گمراہ ماننا پڑے گا۔ جن میں حضرت امام شافعی، حضور سیدنا قطب الاقطاب وغوثِ اعظم، حضرت شاہ ولی اللہ علیہم الرحمۃ جیسی جلیل القدر ہستیاں شامل ہیں اور یہ بات بذاتِ خود ایک بدترین بدعت، گمراہی اور لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا کا مصداق ہوگی۔

حدیث شریف میں دیگر تمام انبیاء علیہم السلام پر بھی صلوٰۃ بھیجنے کا حکم موجود ہے۔ مگر ان پر درود بھیجنے کا طریقہ اور اس کی تفصیل بیان نہیں کی گئی بلکہ اسے امت کی اپنی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ صیغوں پر کوئی پابندی نہیں بلکہ محض حکم کی تعمیل مقصود ہے۔

اسکی تائید میں ہم ایک نہایت سادہ سی بات عرض کرتے ہیں کہ بخاری شریف سے لیکر حدیث کی ہر کتاب میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمِ گرامی کیساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوتا ہے اور یہ کتابیں شرق سے غرب تک اور عرب سے عجم تک پوری دنیا میں پڑھائی جارہی ہیں۔ حالانکہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اپنی مرفوع حدیث میں بیان نہیں ہوئے۔ یہ کتابیں پڑھنے پڑھانے والا انسان اگر درودِ تنجینا، درودِ تاج اور درود اکسیر اعظم اور دلائل الخیرات وغیرہ پر پابندی لگاتا ہے تو اسکے ہاتھ میں انصاف کا کون سا ترازو ہے؟

کتابوں میں مختلف صیغوں کے مختلف فضائل اور برکات مذکور ہیں۔ اگر یہ فضائل کسی حدیث میں ہوں تو وہ حرفِ آخر ہیں۔ باقی رہے مختلف مشائخ وعلماء علیہم الرحمۃ کی طرف سے بیان کیے گئے فضائل! تو غور خوض کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ یہ ان بزرگوں کا ذاتی تجربہ ہے، جس کو جس درود شریف سے فیض ملا وہ اسی کے گن گاتا ہے، ورنہ ہر درود شریف میں تاثیر ہے کہ اسے صدقِ دل سے متواتر پڑھا جائے تو ڈوبتی کشتی کو کنارہ نصیب ہو۔ اب درود شریف کے مختلف ماثور اور مصنوع صیغے ملاحظہ کیجیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



## درودِ ابراہیمی کے مختلف صیغے

(۷۸)۔ وَعَن کَعبِ بنِ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ سَأَلنَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَارَسُولَ اللّٰہِ کَیفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیکُم اَھلَ البَیتِ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیفَ نُسَلِّمُ عَلَیکَ ، قَالَ قُولُوا ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ آلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ وَعَلیٰ آلِ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ [مسلم حدیث رقم:۹۰۸، بخاری حدیث رقم:۳۳۷۰، ابو داؤد حدیث رقم:۹۷۶، ابن ماجۃ حدیث رقم:۹۰۴]۔

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔ فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(۷۹)۔ وَعَن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفیٰ اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلِ الْبَیتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِینَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیتِہٖ کَمَا صَلَّیتَ عَلیٰ اِبرَاھِیمَ اِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ[ابوداؤد حدیث :۹۸۲]۔ الحدیث حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(۸۰)۔ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَئَلَ بَشِیْرُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم : قَدْ اُمِرْنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم حَتّٰی اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ یَسْأَلْهُ ، فَقَالَ : اِذَا اَنْتُمْ صَلَّیْتُمْ عَلَیَّ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ، وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ

[مسند احمد :٤:١١٩، حاکم :١:٢٦٨، ابن خزیمه:٧١١]۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ہمیں حکم ملا ہے کہ آپ پر صلوٰۃ پڑھیں تو فرمائیے ہم کیسے آپ پر صلوٰۃ پڑھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہمیں احساس ہوا کہ کاش یہ شخص سوال نہ ہی کرتا۔ اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھ پر صلوٰۃ پڑھو تو یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ ، وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِیْمَ ۔

(۸۱)۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَیْکَ عَرَفْنَاهُ ، فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکَ؟ قَالَ : قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ [بخاری:٤٧٩٨، نسائی، ابو یعلی:١٣٦٤، مسند احمد:٣:٤٧]۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ سمجھ لیا ہے، صلوٰۃ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟ فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ۔

Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(۸۲)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [السنن الكبرى للبيهقى :۲/۳۷۹، مستدرك حاكم:۱/۲۶۹]۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(۸۳)۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے پسند ہو کہ اسے بھرپور ناپ کے ساتھ اجر دیا جائے تو جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [ابن عدى: ۲/۴۲۴]ضعيف۔

## درودِ مقرب

(۸۴)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ [مسند احمد حديث رقم:۱۶۹۹۳، المعجم الاوسط للطبراني حديث رقم:۳۲۸۵]۔ حسن

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

## درودِ جزاء

Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



(۸۵)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ : جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ، اَتْعَبَ سَبْعِیْنَ کَاتِباً اَلْفَ صَبَاحٍ [المعجم الکبیر للطبرانی حدیث رقم:۱۱۳۴۷، المعجم الاوسط حدیث رقم:۲۳۵]۔ اسنادہ ضعیف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے کہا جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّداً مَا ھُوَ اَھْلُہٗ ہزار دن تک ستر فرشتے اُس کا اجر لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

درودِ علوی

(۸۶)۔ سلامۃ الکندی فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہ صلوٰۃ شریف سکھاتے تھے: اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الْمَدْحُوَّاتِ، وَبَارِءَ الْمَسْمُوْکَاتِ، وَجَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِھَا شَقِیِّھَا وَسَعِیْدِھَا. اِجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوٰاتِکَ، وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ، وَ رَأْفَۃِ تَحَنُّنِکَ، عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ، وَالدَّامِغِ جَیْشَاتِ الْأَبَاطِیْلِ، کَمَا حُمِلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِکَ لِطَاعَتِکَ، مُسْتَوْفِزاً فِیْ مَرْضَاتِکَ، غَیْرَ نَکِلٍ فِیْ قَدَمٍ، وَلَا وَھْنٍ فِیْ عَزْمٍ، وَاعِیاً لِوَحْیِکَ، حَافِظاً لِعَھْدِکَ، مَاضِیاً عَلٰی نَفَاذِ أَمْرِکَ، حَتّٰی أَوْرٰی قَبَساً لِقَابِسٍ، آلَاءُ اللّٰہِ تَصِلُ بِأَھْلِہٖ أَسْبَابُہٗ، بِہٖ ھُدِیَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ، وَأَقَامَ مُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ، وَمُنِیْرَاتِ الْإِسْلَامِ وَنَائِرَاتِ الْأَحْکَامِ، فَھُوَ أَمِیْنُکَ الْمَأْمُوْنُ، وَخَازِنُ عِلْمِکَ الْمَخْزُوْنِ، وَشَھِیْدُکَ یَوْمَ الدِّیْنِ، وَبَعِیْثُکَ نِعْمَۃً، وَ رَسُوْلُکَ بِالْحَقِّ رَحْمَۃً. اَللّٰھُمَّ افْسَحْ لَہٗ مُفْسِحَاتٍ فِیْ عَدْلِکَ، وَاجْزِہٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَیْرِ مِنْ فَضْلِکَ. مُھَنَّآتٍ لَّہٗ غَیْرَ مُکَدَّرَاتٍ، مِنْ فَوْزِ ثَوَابِکَ الْمَعْلُوْلِ، وَجَزِیْلَ عَطَائِکَ الْمَجْمُوْلِ .اَللّٰھُمَّ، أَعْلِ عَلٰی بِنَآءِ الْبَانِیْنَ بُنْیَانَہٗ وَأَکْرِمْ مَثْوَاہُ لَدَیْکَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَنَزْلَهٗ .وَأَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ، وَاجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِکَ لَهٗ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ، مَرْضِیَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ، وَخُطَّةٍ فَصْلٍ، وَحُجَّةٍ وَّبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ [المعجم الاوسط للطبرانی حدیث: ۹۰۸۹، تفسیر ابن کثیر ۳ /۶۸۷]۔اسنادہ مرسل صحیح

## درودِابنِ مسعود

(۸۷)۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھو تو خوبصورت طریقے سے صلوٰۃ پڑھا کرو، تمہیں معلوم نہیں اس صلوٰۃ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہونا ہوتا ہے،لوگوں نے کہا آپ ہمیں سکھائیں تو فرمایا: کہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ وَ رَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ. اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْداً يَغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [المصنف لعبد الرزاق: ۳۱۰۹، ابن ماجۃ :۹۰۶]۔ و فی الزوائد رجالہ ثقات۔

## درودِابنِ عباس

(۸۸)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھتے تھے تو یوں کہتے تھے:اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰی وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَ اَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْآخِرَةِ وَ الْأُوْلٰی كَمَا آتَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُوْسٰی[المصنف لعبد الرزاق حدیث:۳۱۰۴، التوحید لابن خزیمہ حدیث: ۶۱۱، تفسیر ابن کثیر جلد۳ صفحہ۶۹۴، القول البدیع صفحہ۵۵]۔و اسنادہ جید ، قوی صحیح ۔

## درودِ حسن بصری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari
Islam The World Religion

https://ataunnabi.blogspot.com/



(۸۹)۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کا ارادہ ہو کہ حوضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا پیالہ پیے تو وہ یوں کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ عَلیٰ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْھَارِہٖ وَ اَنْصَارِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ مُحِبِّیْہِ وَ اُمَّتِہٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ [الشفاء ۲/ ۵۷]۔

## درودِ امام شافعی

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درود شریف اپنی کتاب ''الرسالۃ'' میں لکھا ہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کی طرف سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا بدلہ ملا جب کہ انہوں نے یہ درود شریف آپ کی شان میں لکھا ہے؟ فرمایا: اس کو میری طرف سے یہ اجر ملا کہ اسے حساب کے لیے روکا ہی نہیں گیا جُوْزِیَ عَنِّیْ اَنَّہٗ لَا یُوْقَفُ لِلْحِسَابِ (احیاء العلوم صفحہ ۳۸۷، القول البدیع صفحہ ۲۵۱)۔

## درودِ شاہ ولی اللہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد نے مجھے ان الفاظ کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے کا حکم دیا: اَللّٰھُمَّ صِلِّ عَلیٰ مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ میں نے خواب میں یہ درود شریف حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند فرمایا (حرزِ ثمین صفحہ ۱۳)۔

## محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا عمل

بعض مشائخ علیہم الرضوان نے درودِ امی کو حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا بہترین ذریعہ بتایا ہے۔ درودِ امی یہ ہے:

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ آلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ہمارے مرشد کریم حضرت قطب الاقطاب پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس سرہ کا فرمان ہے کہ تہجد کے وقت بارہ رکعات پڑھی جائیں، پہلی رکعت میں ایک مرتبہ قل ھواللہ شریف، دوسری میں دو مرتبہ قل ھواللہ شریف، تیسری میں تین مرتبہ اور چلتے چلتے بارہویں رکعت میں بارہ مرتبہ قل ھواللہ شریف پڑھا جائے۔ اس کے بعد اپنے سامنے سفید رنگ کی نئی چادر بچھائی جائے اور اس چادر پر گلاب کے پھول رکھے جائیں، اگر پھول میسر نہ ہوں تو نہایت اچھی قسم کی خوشبو چادر پر لگائی جائے، خود چادر سے پیچھے ہٹ کر قبلہ رخ بیٹھ کر گیارہ تسبیح درودِ قدسی پڑھا جائے، یہ خیال رکھا جائے کہ میں نے یہ چادر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف فرما ہونے کے لیے بچھائی ہے۔ یہ عمل روزانہ کرتا رہے، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ درودِ قدسی یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ

## اَلصَّلٰوۃُ الْاُوَیْسِیَّۃُ

### درود اویسی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

## صَلٰوۃُ تَفْرِیْجٍ

### درود تفریجیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَاماً تَاماً عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَ تُقْضیٰ بِہِ الْحَوَائِجُ وَ تُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَ حُسْنُ الْخَوَاتِیْمِ وَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلیٰ آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّ نَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# صَلٰوۃٌ عَالِیَۃٌ

## درودعالی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ عَالِی الْقَدْرِ عَظِیْمِ الْجَاہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً۔

# صَلٰوۃٌ تُنْجِیْنَا

## درودِنجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّآتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجٰتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

مذکورہ بالا درود شریف کا نام درودِ تنجینا ہے۔ تنجینا محض ایک نام ہے جو اس کے اندر استعمال ہونے والے ایک نمایاں لفظ کی وجہ سے شناخت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ھُوَ کَنْزٌ مِنْ کُنُوْزِ الْعَرْشِ یعنی یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ غیر مقلد مکتبہ فکر کے معروف پیشوا نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے شیخِ اکبر قدس سرہ الاقدس کا یہی قول اپنی کتاب الداء والدواء میں نقل کیا ہے۔ ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب حضرت پیر سائیں محمد قاسم مشوری قدس سرہ الاقدس اسے روزانہ صبح کی نماز کے بعد 10 مرتبہ پڑھنے کو فرماتے تھے۔

# دلائل الخیرات

درود شریف کا ایک بہترین مجموعہ ''دلائل الخیرات'' ہے۔ اس کتاب کو اپنے مرشد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



کی اجازت سے پڑھنا صوفیاء کا طریقہ چلا آ رہا ہے۔ یہ کتاب بجا طور پر لائق تحسین ہے اور اس کے مصنف امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمہ ہماری دعاؤں اور شکریے کے حقدار ہیں۔ فقیر نے غوثوں، قطبوں کو یہ کتاب پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

## درود اکسیر اعظم

### مصنفہ سیدنا الغوث الاعظم وقطب الاقطاب الشیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ الاقدس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَقۡبَلُ بِهَا دُعَآئَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَسۡمَعُ بِهَا اسۡتِغَاثَتَنَا وَ نِدَآءَ نَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُسَلِّمُ بِهَا اِيۡمَانَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُقَوِّیۡ بِهَا اِيۡقَانَنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَغۡفِرُ بِهَا ذُنُوۡبَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَسۡتُرُ بِهَا عُيُوۡبَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحۡفَظُنَا بِهَا مِنِ اكۡتِسَابِ السَّيِّئَاتِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوَفِّقُنَا بِهَا لِعَمَلِ الصّٰلِحٰتِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُفۡلِحُ بِهَا عَمَّا يُرۡدِيۡنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكۡسِبُ بِهَا مَا يُنۡجِيۡنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُجَنِّبُ بِهَا عَنَّا الشَّرَّ كُلَّهٗ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمۡنَحُنَا بِهَا الۡخَيۡرَ كُلَّهٗ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَسِّنُ بِهَا اَخۡلَاقَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُصۡلِحُ بِهَا اَحۡوَالَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَعۡصِمُنَا بِهَا عَنِ الۡمَعۡصِيَةِ وَالۡغَوَايَةِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرۡزُقُنَا بِهَا اِتِّبَاعَ السُّنَّةِ وَالۡجَمَاعَةِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مُـحَـمَّدٍ صَلٰوۃً تُبَعِّدُنَا بِهَا مِنِ اقْتِرَانِ الْاٰفَاتِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَـلٰـوۃً تَـکْـلَئُنَا بِهَا عَنِ الزَّلَّاتِ وَالْهَفَوَاتِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَـلٰـوۃً تُحَصِّلُ بِهَا اٰمَالَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُخَلِّصُ بِهَا لَکَ اَعْـمَالَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ بِهَا التَّقْوٰی زَادَنَا ، اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَزِیْدُ بِهَا فِیْ دِیْنِکَ اِجْتِهَادَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَـلِّ عَـلـٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَرْزُقُنَا بِهَا الْاِسْتِقَامَةَ فِیْ طَاعَتِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَـلِّ عَـلـٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْنَحُنَا بِهَا الْاُنْسَ بِعِبَادَتِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَـلـٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُحَسِّنُ بِهَا نِیَّتَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُـحَـمَّـدٍ صَـلٰوۃً تُحَسِّنُ بِهَا اِخْلَاصَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَـمْـنَحُنَا بِهَا اُمْنِیَّتَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُجِیْرُنَا بِهَا مِنْ شَرِّ الْاِنْـسِ وَالْـجَـآنِّ ، اَلـلّٰـهُـمَّ صَـلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُعِیْذُنَا بِهَا مِنْ شَرِّ الـنَّـفْـسِ وَالشَّیْـطَـانِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحْفَظُنَا بِهَا مِنَ الـذِّلَّةِ وَالْـقِـلَّةِ ، اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُعِیْذُنَا بِهَا مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْـغَـفْـلَةِ ، اَلـلّٰـهُـمَّ صَـلِّ عَـلـٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَحْفَظُنَا بِهَا عَمَّا یَشْغَلُنَا عَـنْـکَ ، اَلـلّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُوَفِّقُنَا بِهَا لِمَا تُقَرِّبُنَا مِنْکَ ، اَلـلّٰـهُـمَّ صَـلِّ عَـلـٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَجْعَلُ بِهَا سَعْیَنَا مَشْکُوْراً وَّ عَمَلَنَا مَـقْبُوْلاً ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْنَحُنَا بِهَا عِزاً وَقَبُوْلاً ، اَللّٰهُمَّ صَـلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَقْطَعُ بِهَا عَمَّنْ سِوَاکَ احْتِیَاجَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَـلـٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّـنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُدِیْمُ بِهَا بِنَعْمَآئِکَ ابْتِهَاجَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّـنَـا مُـحَـمَّـدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ بِهَا فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِنَا وَکِیْلاً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّـنَـا مُـحَـمَّـدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ بِهَا لِقَضَآءِ حَوَآئِجِنَا کَفِیْلاً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّـدِنَـا وَ نَبِیِّـنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُعِیْذُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّـنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَمْنَحُنَا بِهَا جَزِیْلَ الْعَطَایَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



صَلٰوةً تَرزُقُنَا بِهَا عَيْشَ الرُّغَدَآءِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا عَيْشَ السُّعَدَآءِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُسَهِّلُ بِهَا عَلَيْنَا جَمِيعَ الْاُمُورِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُدِيْمُ بِهَا بَرْدَ الْعَيْشِ وَالسُّرُوْرِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُبَارِکُ بِهَا فِيْمَآ اَعْطَيْتَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا الرِّضَآءَ بِمَا اٰتَيْتَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُزَكِّي بِهَا عَنِ الْهَوىٰ نُفُوْسَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُطَهِّرُ بِهَا عَمَّنْ سِوَاکَ قُلُوْبَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُصَغِّرُ بِهَا الدُّنْيَا فِيْ عُيُوْنِنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعَظِّمُ بِهَا جَلَالَکَ فِيْ قُلُوْبِنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُرْضِيْنَا بِهَا بِقَضَآئِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوْزِعُنَا بِهَا شُكْرَ نَعْمَآئِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُصَحِّحُ بِهَا تَوَكُّلَنَا وَ اعْتِمَادَنَا عَلَيْکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَقِّقُ بِهَا وُثُوْقَنَا وَالْتِجَآءَ نَا اِلَيْکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُرْضِيْکَ وَ تُرْضِيْهِ وَ تَرْضىٰ بِهَا عَنَّا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَجْبُرُنَا بِهَا مَا فَاتَ مِنَّا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُعِيْذُنَا بِهَا مِنَ الْعُجْبِ وَالرِّيَآءِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحْفَظُنَا بِهَا مِنَ الْحَسَدِ وَالْكِبْرِيَآءِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكَسِّرُ بِهَا شَهْوَاتِنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُجْزِءُ بِهَا عَادَاتِنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَصْرِفُ بِهَا عَنِ الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا قُلُوْبَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَجْمَعُ بِهَا فِي الْاِشْتِيَاقِ اِلَيْکَ هُمُوْمَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوْحِشُنَا بِهَا عَمَّنْ سِوَاکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُؤْنِسُنَا بِهَا بِقُرْبِ وَلَآئِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُقِرُّ بِهَا فِيْ مُنَاجَاتِکَ عُيُوْنَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَسِّنُ بِهَا بِکَ ظُنُوْنَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَشْرَحُ بِهَا بِمَعْرِفَتِکَ صُدُوْرَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُدِیْمُ بِهَا فِیْ ذِکْرِکَ وَفِکْرِکَ سُرُوْرَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرْفَعُ بِهَا عَنْ قُلُوْبِنَا الْحُجُبَ وَ الْاَسْتَارَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا شُهُوْدَکَ فِیْ جَمِیْعِ الْآثَارِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَقْطَعُ بِهَا حَدِیْثَ نُفُوْسِنَا بِاَعْلَامِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُبَدِّلُ بِهَا هَوَاجِسَ قُلُوْبِنَا بِاِلْهَامِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُفِیْضُ بِهَا عَلَیْنَا جَذَبَاتِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَشْمِلُنَا بِهَا بِنَفَحَاتِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحِلُّنَا بِهَا مَنَازِلَ السَّارِیْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَرْفَعُ بِهَا مَنْزِلَتَنَا وَ مَکَانَتَنَا لَدَیْکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَسْحَقُ بِهَا فِیْ اِرَادَتِکَ اٰمَالَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْحَقُ بِهَا فِیْ اَفْعَالِکَ اَفْعَالَنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُفْنِیْ بِهَا فِیْ صِفَاتِکَ صِفَاتِنَا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْحُوْ بِهَا فِیْ ذَاتِکَ ذَوَاتِنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُحَقِّقُ بِهَا اِلَیْکَ لِقَآئَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُدِیْمُ بِهَا بِتَوَاتُرِ اَنْوَارِکَ صَفَآئَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَسْلُکُنَا بِهَا مَسْلَکَ اَوْلِیَآئِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُرْوِیْنَا بِهَا مِنْ شَرَابِ اَصْفِیَآئِکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُوْصِلُنَا بِهَا اِلَیْکَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُدِیْمُ بِهَا حُضُوْرَنَا اِلَیْکَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُهَوِّنُ بِهَا عَلَیْنَا سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَ غَمَرَاتِهٖ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُجِیْرُنَا بِهَا مِنْ وَّحْشَةِ الْقَبْرِ وَ کُرْبَتِهٖ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْلَأُ بِهَا قُبُوْرَنَا بِاَنْوَارِ الرَّحْمَةِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَجْعَلُ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بِهَا قُبُوْرَنَا رَوْضَةً مِنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحْشُرُنَا بِهَا مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَبْعَثُنَا بِهَا مَعَ الشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَمْنَحُنَا بِهَا قُرْبَهٗ وَ شَفَاعَتَهٗ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُفِيْضُ بِهَا عَلَيْنَا بَرَكَاتِهٖ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحْفَظُنَا بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَشْمَلُنَا يَوْمَ الْجَزَآءِ بِالرَّحْمَةِ وَالْكَرَامَةِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُثَقِّلُ بِهَا مِيْزَانَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُثَبِّتُ بِهَا عَلَى الصِّرَاطِ اَقْدَامَنَا ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُدْخِلُنَا بِهَا جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بِلَاحِسَابٍ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُبِيْحُ لَنَا بِهَا النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ مَعَ الْاَحْبَابِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَنْحَلُنَا بِهَا حُبَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ شَفِيْعِ الْاُمَّةِ ، اَللّٰهُمَّ بِحُرْمَتِهٖ عِنْدَكَ وَ بِقَدْرِهٖ لَدَيْكَ نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَآءِ وَ نُزُوْلَ الشُّهَدَآءِ وَ عَيْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَ مُرَافَقَةَ الْاَنْبِيَآءِ وَ نَحْنُ عِبَادُكَ الضُّعَفَآءُ لَانَعْبُدُ سِوَاكَ وَلَا نَطْلُبُ اِذَا مَسَّنَا الضُّرُّ اِلَّا اِيَّاكَ فَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا وَ اَجِبْ دَعْوَاتِنَا وَاقْضِ حَاجَاتِنَا فَاغْفِرْ ذُنُوْبَنَا وَاسْتُرْعُيُوْبَنَا يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَاحَلِيْمُ وَ ارْحَمْنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَ بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ نِعْمَ النَّصِيْرُ ، يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا عَبِيْدُكَ وَ جُنْدٌ مِّنْ جُنُوْدِكَ مُتَعَلِّقُوْنَ بِجَنَابِ نَبِيِّكَ مُتَشَفِّعُوْنَ اِلَيْكَ بِحَبِيْبِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ، و صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ اِمَامِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ ارْضَ عَنْ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



# درود شریف پڑھنے کے آداب

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ اور سلام اکٹھے پڑھنا زیادہ مناسب اور مستحب ہے اس لیے کہ صَلُّوا کے ساتھ ہی سَلِّمُوا کا حکم موجود ہے۔ لیکن صرف صلوٰۃ پڑھنا یا صرف سلام پڑھنا بھی جائز ہے۔ اس لیے کہ یہ سب طریقے خود احادیث سے ثابت ہیں۔ صرف سلام پڑھنا نماز کے تشہد سے ثابت ہے۔ صرف صلوٰۃ پڑھنا حدیث سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔

(۹۰)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوْنِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ، إِنَّ الرَّاكِبَ يَمْلَأُ قَدَحَهُ فَإِذَا فَرَغ وَعَلَّقَ مَعَالِيْقَهُ فَإِنْ كَانَ فِيْهِ مَاءٌ شَرِبَ حَاجَتَهُ، أَوِ الْوُضُوْءَ تَوَضَّأَ، وَإِلَّا أَهْرَقَ الْقَدَحَ فَاجْعَلُوْنِي فِي أَوَّلِ الدُّعَآءِ وَفِي أَوْسَطِهٖ وَلَا تَجْعَلُوْنِي فِي آخِرِهٖ [شعب الایمان للبیهقی :۱۵۷۸]۔ ضعیف

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے مسافر کے برتن کی طرح مت بناؤ، مسافر اپنا برتن بھر لیتا ہے، جب فارغ ہوتا ہے اور اپنا سامان اٹھالیتا ہے تو اگر اس میں پانی موجود ہو تو پی لیتا ہے یا وضو کر لیتا ہے ورنہ اسے گرادیتا ہے۔ مجھے اپنی دعا کے شروع میں رکھو اور اسکے درمیان میں رکھو اور (صرف) آخر میں مت رکھو۔

درود شریف بے وضو پڑھنا بھی جائز ہے۔ مگر باوضو ہو کر پڑھنا صاف ستھرا لباس پہن کر پڑھنا، خوشبو لگا کر پڑھنا، قبلہ رخ، التحیات کی حالت میں بیٹھ کر پڑھنا، صاف ستھری جگہ بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔

بعض مشائخ کمرے میں اگربتی سلگانا یا اپنے سامنے مصلے پر گلاب کے پھول رکھ کر درود شریف پڑھنا تجویز فرماتے ہیں۔ اگر درود شریف کے الفاظ کا مطلب بھی سمجھ میں آ رہا ہو تو کیا ہی بات ہے۔ اللہ کریم زیادہ سے زیادہ ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



وَ مَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ هَادِيْنَا وَ شَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يُحِبُّ وَ يَرْضٰی وَ صَلِّ عَلٰی قُوَّتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰی هِمَّتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰی عِلْمِهٖ وَ صَلِّ عَلٰی حِكْمَتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰی مَقَامِهٖ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ عِتْرَتِهٖ وَ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

☆......☆......☆

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Islam The World Religion
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Islam The World Religion
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Islam The World Religion
Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Islam The World Religion

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari